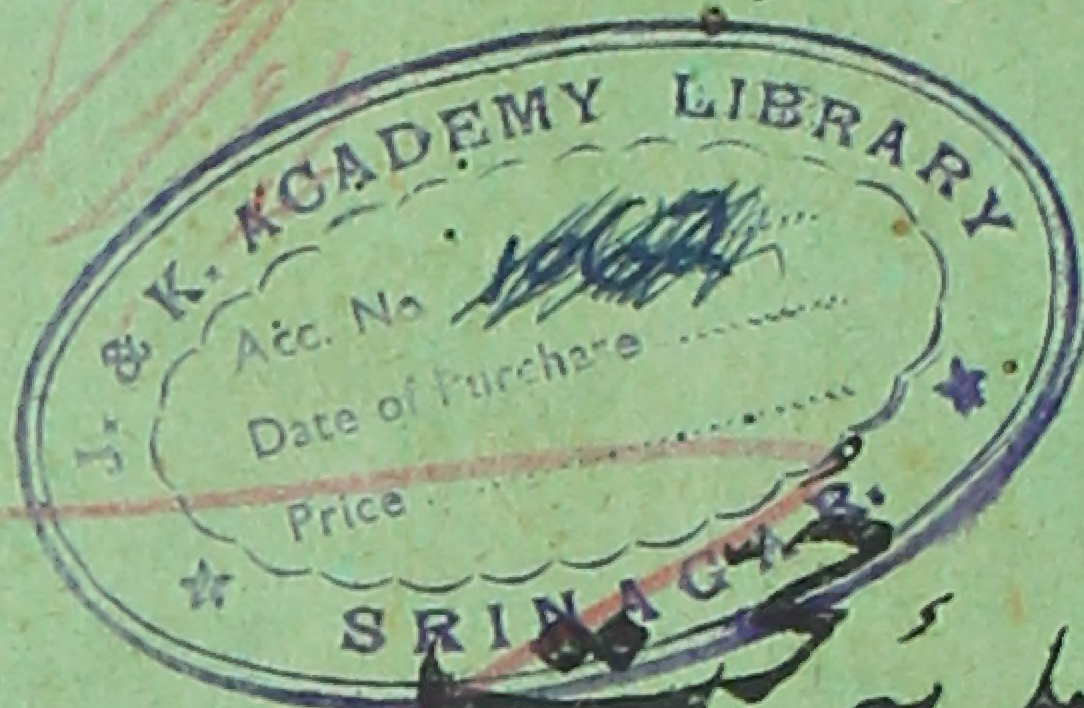


1217

DC

یا قوم علی الغریب نوح و نوح



طبعزاد عبا سی بیگم

مطبوعہ مطبع حیدری جیدر آباد دکن

۵۰۳۱۵



بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوح (۱)

بولی سکینہ مقتل میں آکر اٹھو چچا جان جلتی زمین ہے۔
سوتے ہو کیسے شانے کٹا کر اٹھو چچا جان جلتی زمین ہے۔

بابا تو سوئے جنت سدھاری سر نہ ہیں ہی کوئی ہمارے

دیتے ہیں مجھ کو ایذا سگراٹھو چچا جان جلتی زمین ہے

گال ہیں سو جھے دیکھو تو اٹھ کر کان ہیں خمی چھینے ہیں گو ہر

مارے طمانچے شمر بد اختر اٹھو چچا جان جلتی زمین ہے

جلتے ہیں خیمے دیکھو چچا جان پھرتے ہیں بچے سارے پریشان

جلدی خبر لو بہریمیں اٹھو چچا جان جلتی زمین ہے

بارہ گلے ہیں ایک رس ہر ظلم و ستم سے رنج و محن ہر
 قیدی بنے ہیں عابدِ مضطر اٹھو چھا جانِ عظمیٰ میں ہے
 آیا قریں جب شمر شکر کہنے لگی یہ لاشے پہ گر کر
 مجھ کو بچا لہا ب بہرِ داور اٹھو چھا جانِ عظمیٰ زمین سے ہے
 جہنم نہ کر اب آگے بیاں تو لیکے چلے قید کو کدے حرم کو
 کہتی رہی یہ بیکس و مضطر اٹھو چھا جانِ عظمیٰ زمین سے ہے

نوحہ (۲)

کہا یہ بانو نے پیٹ کر سرِ صغیرِ صغیر شہیدِ صغیر
 کہاں چھپے جا کے میرے دلبرِ صغیرِ صغیر شہیدِ صغیر
 یہ تنھے کرتے پہناؤں کس کو میں لوریاں دی سلاؤں کس کو
 ہے جھولا خالی جھولاؤں کس کو صغیرِ صغیر شہیدِ صغیر

لصیں نے تجھ کو تیرا راعوض میں پانی کے خلق چہیدا

وہ جاتا تجھ کو علی کا پوتا صغیر صغیر شہید صغیر

نہ ماں کا پہلو ہے تجھ کو بیٹا لحد میں چونکوزہ ڈر کو بیٹا

ہے پاس تیرے علی وزہرا صغیر صغیر شہید صغیر

ہے گود مادر کی خالی آؤ یہ اجڑی گودی کو تم بساؤ

میں صدقے تیری ہمک کے آؤ صغیر صغیر شہید صغیر

لگایا ظالم نے ایسا بیجاں ہوا تو ہاتھوں پہ شہ کے بیجاں

ہو یا نو میت پہ تیرے قرباں صغیر صغیر شہید صغیر

تو بدے پانی کے تیرے گھایا جہاں سہیا سا ہی تو سدھارا

کسی کو تجھ پر نہ جسم آیا صغیر صغیر شہید صغیر

ہے بیکفن رن میں تیرا لاشہ پڑا سہجہ حلتی زمیں یہ بیٹا

ہے نیری پر سر بیل تیرا صغیر صغیر شہید صغیر

بہشت میں یہ نبیؐ سے کہنا ذرا ہر حال دیکھو نہاتا۔

ہوں تین دن کا میں بہو کا پیا سا صغیرا صغیرا شہید^۴ صغیرا

و عایہ سن کو برائے ماورِ پانا **چیت** کو روزِ محشر

بے بخت میں مراد^۴ صغیرا صغیرا شہید^۴ صغیرا

نوح (۳)

لاشہ صغیر^۴ یہ ماں نے کہا اے مرے شیر مر رہا

تیرے چہرہ واکے یہ ننھا گلا سوتے ہو کس شان کی دانی فدا

اے چھ مہینہ کی جاں ہائے مرے بے زباں

اے مرو بے شیر ہائے

پایس میں ہی تم فی جاں تم پہ ہو قربان ماں

یا لاتھا کس ناز سے بیٹا تجھے ہائے یہ قسمت نے دکھایا مجھے

ہائے ضعیفی کے سہارے دیکھوں میں کن آنکھوں سے لاشہ

راج دلا رہے مرے ترکے مارے مرے
اسے مری بے شیر پائے دل کے سہارے مرے
آنکھوں کے تاروں مرے

روتی ہوں کہیں میں تری لاش پر کو کہہ جلی ماں کو صدا دو

غیند یہ کسی ہے کہ ہو بے خبر سوچے اب اٹھ کر چلو میں خدا

ہنسلیوں والے مرے گود کے پالے مرے
اسے مری بے شیر پائے چاہتے والے مرے
منشوں والے مرے

نوریاں دیکھ سلاتی تھی میں گودی میں دیکھ سلاتی تھی

دل شکنی تیری نہ کرتی تھی میں ہو گئی کیوں انی سے پیار تھا

کیا ہوئی مجھ سے خطا کیوں ہو مجھ سے خطا
لے مری بے شیر پائے کم پہ ہو دانی خدا
بولو برا سے خدا

آرزو یہ کو کہ جلی ماں کی تھی وہو مہ سے ہو دودھ بڑائی تھی

کیا ہی قسمت میں لکھا تھا مری آنکھوں میں ان آنکھوں کے لاشہ

لاش ہرن میں ^{ٹری}
 خاک ہو منہ پر لگی
 دیکھ کے صوت ^{اے میرے بے شیر ہائے} تری
 چلتی ہو دل پر چری
 مر گئی تم تشدد میں ہائی ہائی لاش تو بے گور و کفن ہائے ہائے
 لنگی آوارہ وطن ہائے ہائی دیتی کفن رہتی جو سر پر دہا
 دیکھ کے تجھ کو پسر
 آتا ہے منہ کو جگر
 بھولا ہونا لی ادھر ^{اے میرے بے شیر ہائے}
 ہونی ہوں میں فخر
 روک قلم حجت و لکیر اب میں ہی باتوں کے ہر پنج و قعب
 کہتی تھی سر بیٹھے ہے ہے غصہ ہو گیا برباد بھرا گھر مرا

نوحہ (۲)

ہائے جہاں سے گیا ہنسیوں والا مرا ہو گیا مجھ سے جدا ہنسیوں والا مرا	بانٹے رو کر کہا ہنسیوں والا مرا سن چھ مہینے کا تھا چلنے بھی پائی نہ تھا
---	--

<p>لے مری تو ز نظر بانو کے لختِ بگر منتوں الامرا گود کا پالا مسیرا اسے چھ ہینہ کی جا تم پہ ہو قربان چاند سی صورت رخیان میں دُوبی ہوئی لے مری سرورِ داں کا مری بے زبا رن میں ہو لاشہ پڑا مری رن چڑھا بانو کو کس کنہ میں کیا شو و شن</p>	<p>ٹائے نہ پھولا پھلا ہنسلیوں والا مرا تیرے مارا گیا ہنسلیوں والا مرا پیاس کا صدمہ سہا ہنسلیوں والا مرا دیکھوں میں کیونکر بہلا ہنسلیوں والا مرا خون اگل کر ہوا ہنسلیوں والا مرا صدمہ یہ صدمہ سہا ہنسلیوں والا مرا تو بھی کر حجت صدمہ ہنسلیوں والا مرا</p>
--	---

نوحہ (۵)

بولی ہند سے بنتِ مرتضیٰ بھائی مر گئے لٹ گئی بہن
 پیاسا ہی لعیں سر کیا جدا بھائی مر گئے لٹ گئی بہن
 کیا کہوں میں آہِ حالِ بھائی کا قطر پانی کا تاک نہیں دیا
 سجد میں لعیں سر کیا جدا بھائی مر گئے لٹ گئی بہن

ہو گیا شہید اکبر جوان لٹکایا مرا ہائے کارواں -

کیوں نہ روؤں میں غم کی مبتلا بھائی مر گئی لٹکئی بہن

چھ مہینہ کا اصغر خریں پیاسا ہی مو اہائے نازنین -

حلق پر لگاتیر بے خطا بھائی مر گئے لٹ گئی بہن

بعد قتل شاہ بانی جہانگیر کو جلائے غلط یہ کیسا

سر سے چہیں لی شمرنے روا بھائی مر گئی لٹکئی بہن

سب کو باندھ کر اک سن میں کما شہر شام تک پہنچا

کیا کہوں ستم ہم پہ جو ہوا بھائی مر گئے لٹ گئی بہن

شہ کے لال کو بے خطا ستائے وتری بھی لگائے کانٹوں پر چلا

روز تھی تھی ہم پہ اک جنا بھائی مر گئے لٹ گئی بہن

رن میں بھائی کاتن ہر جے کفن ہاوری بلووی میں تنگ بہن

فرق شاہ کا نیزے پر چڑھا بھائی مر گئے لٹ گئی بہن

چہت خریں کہتی تھی یہ جفا ہر حسین با غم و توب
کیوں نہ آسماں گر نہیں پڑا بھائی مر گئے لٹ گئی بہن۔

نوح (۶)

بولی زینبؓ اخی الوداع الوداع
بین بازو کے تھے نتھی سی قبر پر
تیرا حافظ خدا تجھ پہ ماں ہوں خدا
نوحہ مادر کا تھا قبر اکسیر پہ آہ
میرے ابرو کماں میری کڑیل جواں
بین کبرا کے تھے میرے قاسمؓ بنے
بولی زینبؓ اخی میں وطن کو چلی
میرے بھیا اٹھو میرے یکس، اٹھو

میں وطن کو چلی الوداع الوداع
صدقہ دانی تری الوداع الوداع
جاتی ہو دل جلی الوداع الوداع
ہم شبہ نبی الوداع الوداع
تم کو کہو کر چلی الوداع الوداع
راڈ جہ کر چلی الوداع الوداع
قبر بھی بن چکی الوداع الوداع
میں وطن کو چلی الوداع الوداع

مرقدِ شاہ سی آتی تھی یہ صد
تو بھی کر یہ بیاں حجت خستہ جا

جاؤ خواہر میری الوداع الوداع
ہائے ابنِ علی الوداع الوداع

نوحہ (۷)

شرعہ عالم میں بیا ہائے ہائے
صحیح کو چھپا سلیم شاہ ہوا
مومنوں میں وہوم فغاں کی ہوا
کیسی ادا سی ہر زمانے میں آہ
ہند سحاب شاہ کی رخصت ہو گئی
ہم کہاں اور شاہ کا ماتم کہاں
حجبت دگر غم شاہ میں

شاہ کا غم ختم ہوا ہائے ہائے
رو میں نہ کیوں اہل عزما ہائے ہائے
غم کا سہمہ سامان بیا ہائے ہائے
کیونٹ کر بن آہ و بکا ہائے ہائے
آخری مجلس ہر بیا ہائے ہائے
پیٹ لو اے اہل عزما ہائے ہائے
رو رہی ہیں ماضی و سما ہائے ہائے

نوحہ (۸)

مومنو بیٹو کر کے بکا وا ویلا آج سر شاہ تن سے ملا

کرب بلا میں شاہ کا چہلم کرتے ہیں سب با آہ و بکا وا ویلا

اہل محرم سب کرتے ہیں ^{وا ویلا} ہین وا ویلا کانپ رہی ہوا شمسین

قید سے چھٹ کر کرب و بلا میں آیا ہے حضرت کا کفنہ وا ویلا

لاش یہ کہتے ہیں سجاؤ وا ویلا ہم یہ ہوئی اسی بیدار وا ویلا

وے نہ سکے حضرت کو کفن تک کیا عریاں ہی لاش وا ویلا

آیا ہے یہ بیمار پسر وا ویلا بالی سکینہ کو کہو کروا ویلا

قبر بنانے کے لئے عابد رگھیا زندہ یا آئیں شاہ وا ویلا

کہتی ہی بانو بیٹ کے سر وا ویلا اے مرے شش ماہو امغروا ویلا

چھوڑ کے ماں کو قبر میں بیٹا نیت تمہیں آتی کیسا وا ویلا

بن چکی جب قبر سرور وا ویلا کرب و بلا میں تھا محشر وا ویلا

اہل محرم کے شور و فغاں سے ملتی تھی قبر شاہ وا ویلا

کہتی ہے زینب شاہ زمیں اویلا جاتی رہو بھائی سو وطن اویلا

پوچھے جو صفرا آپ کو ہے ہر لوگوں میں کیا بھیت اویلا

و اویلا
تجست مخروں کر تو بکا و اویلا روتے ہیں شہ کو اہل ۱۶

ہوتے ہیں خست بند سے مولا ہو چکا ماتم ستر کا و اویلا۔

نوح (۹)

غل ہر خراساں میں برپا و اویلا اٹھے جہاں سے آج رضا و اویلا

کون و مکاں میں خشر ہے برپا روتی ہر قد میں نہ ہرا و اویلا

ظلم و ستم اعدا کے ہے و اویلا قبر پیر سے چھوٹے و اویلا

چین نہ پایا تا دم آخر کر گئے دکھ میں آپ قضا و اویلا

جن و ملک ہیں صرف فغان و اویلا کرتے ہیں شیعہ و کبیرا و اویلا

اٹھ گیا سر سے آپ کا سایہ ہو گئے ہم یکس مولا و اویلا

کہتا ہی بوجھت مضطربا ویلا ہائے میری بیکس وروا ویلا

پاس ملا تو بھگا بھی ہے اب نہیں کچھ جینے کا مزا ویلا
ظلم عجب ناموں نے کیا وایلا وہو کے سے تم کو زہر دیا وایلا

کوئی نہیں تھا وقت شہادت لاشہ پر رونے والا وایلا

نالہ کنناں ہیں پیغیر وایلا روتے ہیں مرقد میں حید وایلا

مرنے سے تیرے دونوں جہاں میں محشر تازہ ہی برپا وایلا
ہاتھ لٹکی ہیں نالہ کنناں وایلا تو بھی ہو چکتا شرفناں وایلا
آج جہاں سی ہو گئے رخصت ہائے امام ہر دوسرا وایلا

نوحہ (۱۰)

ہر سمت بپا شور ہے فریاد و بکا کا اے شاہ خراساں

ماموں نے دہو کے سے تمہیں زہر کھلایا اے شاہ خراساں

جب تک رہے دنیا میں عجب نجات اٹھائی کچھ بین نہ پاسے

وہ ظلم و ستم آپ نے اعدا کا اٹھایا اے شاہ خراساں

زنہار نہ تھا تم کو حکومت سے سروکار بلوایا وہ مکار

قربانی و فاطمہ زہرا سے چھڑایا اے شاہِ خراساں

ملعون نے انگوڑی میں سم تم کو کہلایا کچھ رحم نہ آیا۔

پردیس میں مارا تجھے و احسرت و درد اے شاہِ خراساں

ظاہر میں تو تھا دوست یہ باطن میں تھا دشمن اے عاشقِ واپس

آخر کیا وہ کشتہ سم آپ کو آقا اے شاہِ خراساں

کئی عالمِ غربت میں قضا آپ نے مولا و احسرت و درد

ہر سو ہے بیاطوس میں غل ہائے رضا کا اے شاہِ خراساں

جہت کو ہر ایک رنج و مصیبت سے بچاؤ رہنمائی دلاؤ

سب آپ پر روشن ہے جو کچھ حال ہے میرا اے شاہِ خراساں

نوح (۱۱)

غل ہر سو بیاطوس	امام رضاؑ	اگر گئے ہیں قضا ہائے امام رضاؑ
-----------------	-----------	--------------------------------

آپ کو بلوا کے آہ کر دیا ملعون تبا
 ہاؤ غریب الوطن ہاؤ امام زین
 آپ کو کر کے شہید شاہد ملیں طہید
 آپ کی فرقت میں آہ اہل وطن ہیں تبا
 شیعوں کے سر سے شہا آپ کا سایہ اٹھا
 وقت شہادت نہ تھا کوئی بھی چھوٹا
 کشتہ سم الوداع شاہ امام الوداع
 حجت خستہ جگر کہتی ہے سر پہ ٹکر

مارا تمہیں بے خطا ہاؤ امام رضا
 کشتہ زہر دغا ہاؤ امام رضا
 لایا نہ خوف خدا ہاؤ امام رضا
 تم ہو کر سب جدا ہاؤ امام رضا
 ہاؤ مدینہ لٹا ہاؤ امام رضا
 بیکس و بے آشنا ہاؤ امام رضا
 کہتے ہیں اہل عزا ہاؤ امام رضا
 ہاؤ امام رضا ہاؤ امام رضا

نوحہ (۱۲)

کہا جانے رو کر علی اکبر علی اکبر
 میری نور نظر بیامیر و نخت جگر بیٹا

پکارو گسکو ماور علی اکبر علی اکبر
 موی بر جہی کا پھل کہا کر علی اکبر علی اکبر

میں ارشی شکل دکھلاؤ یہ بیکس کو نہ ٹپاؤ
 میری روح رواں ہو میری گریں جو اسی
 اٹھارہ سال کے ہمارے نکالی میں کچھ ہمارا
 میری ہم شکل پیغمبر تیری قرباں یہ مادہ
 نہ کی کچھ رحم دشمنی نہ کی کچھ شرم حیدر
 تیرا لاشہ ہر تہی پر نہیں سر پر میری چادر
 تیرا لاشہ پہ اپیارو نہ رو پائی جی بہر
 نکالو بانٹو شر کو کہرتا ہو سسکینے کو
 علی اکبر تیری واری ستا ہیں مجھ ماری
 لعین جلاتی ہیں ہمیں در پھراتے ہیں
 تیرا لاشہ سیچھٹ کر میں چلی ہو قید ہو کر
 پریشانی بہت جھٹکھاؤ اسکو اب

بہت مضطر ہے یہ مادر علی اکبر علی
 گئے پیاسے سو کوثر علی اکبر علی اکبر
 دکھاؤ نہ دہن لا کر علی اکبر علی اکبر
 تجھے دھونڈو کہاں کر علی اکبر علی اکبر
 لگایا نیزہ سینہ پر علی اکبر علی اکبر
 تو بایں اب کفن کیونکر علی اکبر علی اکبر
 میری دیر میری دیر علی اکبر علی اکبر
 بلاتی ہر تہیں خاہر علی اکبر علی اکبر
 نہیں جینے کی یہ مادر علی اکبر علی اکبر
 ہو رہے متنع و چاؤ علی اکبر علی اکبر
 نہیں الی کوئی سر پر علی اکبر علی اکبر
 بچے مولا پئے داؤر علی اکبر علی اکبر

نوح (۱۷)

نوح یہ زینبؓ کا تھا اے میرے بھائی حسینؑ

ہم پہ ہے جور و جفا اے میرے بھائی حسینؑ

چادریں چھیننی گئیں زیور و زریں گئے

ہم ہوئے سب دوا اے میرے بھائی حسینؑ

عابد بیمار کے پشت پہ دڑے لگے

غم میں ہے وہ مبتلا اے میرے بھائی حسینؑ

دیکھو سکینہؓ کا حال منہ ہر طمانچوں سے لال

کرتا لہو میں بہرا اے میرے بھائی حسینؑ

ہم پہ ہے رنج و محن باندھا ہر سب کو رس

شمر لیں بے حیا اے میرے بھائی حسینؑ

سید سجاد کے پاؤں میں چہلے پڑے

کانٹوں پہ درد پھرا اور میرے بھائی حسینؑ

حجّتِ نالوں خموش سب میں ورت کا جوش

سن کے یہ نوحہ تیرا اے میرے بھائی حسینؑ

نوحہ (۱۴)

اے مومنو سر پیٹو کہ سرور کا بچہ بستم مذبح قفا کشتہ خنجر کا ہے بستم

پانی کے لئے نہر یہ شانوں کو کٹائے سر پیٹو کہ عیاسی دلاور کا ہے بستم

اٹھارہ برس میں سنا سینہ پہ کہا ہمشکل پیمبر علی اکبر کا ہے بستم

ایک لٹ کا بیابا جو چواصبح کو ہری فرزند حسنؑ قاسم بے پیر کا ہے بستم

جو شاہ کی نصرت میں ہوا خلد کو راہی اے اہل غرادر دلاور کا ہے بستم

ذینب بھی کرتی تھی بیا پیٹ کو سر کو زہرا و پیمبر کے بہر و گھر کا ہے بستم

میں قید میں ہوا تھا ہوشاہ کا کیونکر زینبؑ کی قفاں تھی میر سرور کا ہر قسم
 پانی کے عوض تیر ملا جسکو کہ صد حیف بازو کے جگر بند علی اصغر کا ہے بستم
 اب وہ کلم حجت محزون کہ نہیں آیا پیاسوں کا غریبوں کا بہتر کا ہے بستم

نوح (۱۵)

عباسؑ کے لاشے پہ یہ فرماتے تھے سرورؑ بازو و شہیرؑ
 بھائی کی کمر توڑ چلے ہائے برادر اسے بازو و شہیرؑ

کیوں مجھ سے ضعیفی میں جدا ہوتے ہو پیار زمرؑ کے دلارؑ
 بے چین ہیں قد میں نبیؑ اور شہ صفدرؑ بازو و شہیرؑ

اصغر بھی چھٹے اور علیؑ اکبر بھی سدھار کوثر کے کنارے

نرغے میں لعینوں کے اکیلا ہے برادرؑ بازو و شہیرؑ
 چلاتی ہے دروازہ یہ خیمہ کے سکینہ شوق ہوتا ہی سینہ
 سمجھاؤں گا کیونکر اسے میں بکیں و مضطرؑ بازو و شہیرؑ

۱۔ شیر مرے کی نظر کہا گئی تھکوا موت آگئی تھکوا۔

ستفائی کئے جان دیئے نہریہ جا کر اے بازوئے شبیرؑ

شبیرؑ کو ہے تیری جدائی کا بہت غم ماہِ نبی ہاشمؑ

کس طرح نہ روئے تجھے یہ بکس مضطرا دی بازوئے شبیرؑ

تم شانوں کو کٹوا کے سد ہار سوئے کوثر نالاں ہی برادرؑ

شبیرؑ یہ لاکھوں کی چڑھائی ہے برادر اے بازوئے شبیرؑ

شکر کی تھی رونق تیرے دم سے میر بھائی ادق کی فدائیؑ

اب تمسا علمدار کہاں ہو گا میرا اے بازوئے شبیرؑ

حجرت کو کہیں بھول نہ جانا میرے پیار کوثر کے کنارےؑ

تم ساتھی کوثر سے دلانا سے ساغراے بازوئے شبیرؑ

نوح (۱۶)

مومنوں میں ایسا ہی حشاک بیابنت فاطمہؑ گر گئیں قصدا

ہائے پشت پر جلیبی لگا بنت فاطمہؑ گر گئیں قصدا

دیتے تھے لعین دکھ جسے صدا جو ر و ظلم کی تھی نہ انتہا۔

خواہر حسینؑ جان مصطفیٰ بنتِ فاطمہؑ کر گئیں قضا

باندھے تھے لعین تم کو رسیاں بعد مرگ بھی جسکو تھے نشا

پشت پر بھی تھے دُروں کے نشاں بنتِ فاطمہؑ کر گئیں قضا

کرتے تھے بکا عابد خزیں ہائے اے پیو پی تم بھی حل بسیں

دکھ زردوں کا ہائے اب کوئی نہیں بنتِ فاطمہؑ کر گئیں قضا

ظلم یہ کئے بانٹے جھا پھر دوبارہ ہائے قید کر دیا

مر کے ہو گئیں قید سے رہا بنتِ فاطمہؑ کر گئیں قضا

بھائی سے چھٹی کندہ سے چھٹی بلوے میں پھری بے روا ہوئی

شہر شام میں جا کے مر گئیں بنتِ فاطمہؑ کر گئیں قضا

حجّت خزیں تو بھی کر بکا بی بیوں میں ہر حشر اکیا

ہر طرف سو یہ آتی ہے صدا بنتِ فاطمہؑ کر گئیں قضا

نوح (۱۷)

اے عابدِ بیمارِ خدا حافظ و ناصر

دورِ بہرہ ملا چین جاں میں تمہیں مولا

مکار نے دھوکے سے تمہیں زہر کھلایا

افسوس ہوئی زہری مولا تری رحلت

سبھی نہ ترا مرتبہ افسوس یہ امت

بعد شدہ دیں آپ نے کیا رنج اٹھایا

کیا ظلم ہے بے رحموں کے کاٹوں چلایا

شمر شمر ایجاد کو کچھ رسم نہ آیا

مرقد میں شہ شرب و بطحا کو رلایا

تپ دار بدن آ پکا وہ طوق گرا نبار

اے کشتہ آزارِ خدا حافظ و ناصر

بہر م و خطا آپ کو طعون نے مارا

اے عاشقِ غفارِ خدا حافظ و ناصر

دنیا میں صدا آپ اٹھاتی رہی رحمت

اے کنبہ کے غمخوارِ خدا حافظ و ناصر

دُری تن نازک پہ عینوں نو لگایا

اے قیدی بیمارِ خدا حافظ و ناصر

پیدل تمہیں تا شام سگر نے چلایا

اے سیدِ برابرِ خدا حافظ و ناصر

نوک سے سنانوں کے ہوئی پشت بھی افکار

بیدینوں نے کیا کیا نہ دی آپ کو آزار
 بعد شہِ مظلوم پڑی تم پہ مصیبت
 اونٹوں کی مہار ہاتھ میں دی آپ کو ہتھکڑیاں
 تم سانس زمانے میں ہوا بکس و بے یار
 راحت کے عوض آپ بلا میں تھو گرفتار
 اسی سرورِ ویشاں کے دلدار سد ہار
 اوشیوں کے مختار و مددگار سد ہار
 اے کشتہ سم عابدِ ناچار سد ہار
 سب مہم چکی آزار پہ آزار سد ہار
 اب حجتِ محضوں کی مدد کر نیکیاؤ
 مولا مجھے شبیر کا زوار بنساؤ

اے عابدِ ناچار خدا حافظ و ناصر
 لاشے بھی اٹھانیکی نہ دی آپ کو مہلت
 اے قافلہ سالار خدا حافظ و ناصر
 وہ شام کا زنداں بلا آپ سا بیمار
 فردوس کے مختار خدا حافظ و ناصر
 خالق کی اماں عابدِ بیمار سد ہار
 سب کہتی ہیں ہر بار خدا حافظ و ناصر
 سجاؤ بہتر کے غرا دار سد ہار
 اے عابدِ غمخوار خدا حافظ و ناصر
 یہ وقت نہیں دیر کا اعجاز دکھاؤ
 کوئین کے مختار خدا حافظ و ناصر

رو رو کہتے تھے اکبر سے سرور چھوڑ کر مجھ کو جاتے ہو بیٹا
 ہوں میں تنہا العینوں میں دیر چھوڑ کر مجھ کو جاتے ہو بیٹا
 ہاے اے میرے یوسف ثانی میرے نانا کے تھے تم نشانی
 تم کو پائے کہاں سے یہ مضطر چھوڑ کر مجھ کو جاتے ہو بیٹا
 ہیں عباسؑ قاسمؑ نہ اصغرؑ تم بھی سوتے ہو سینہ چہد اگر
 اب ستائیں گے مجھ کو ستمگر چھوڑ کر مجھ کو جاتے ہو بیٹا
 برچی کس نے لگایا ہے دیر زخم گہرا ہے دیکھے یہ مضطر
 ہاتھ سینے سے سر کاؤ دیر چھوڑ کر مجھ کو جاتے ہو بیٹا
 وان وطن میں رڑھتی ہے صغرا کب بلانے کو آئیں گے بھیا
 تم تو سوتے ہو خوں میں نہا کر چھوڑ کر مجھ کو جاتے ہو بیٹا
 لاش پر اپنے بیٹے کے سرور رو رو کہتے تھے اے میرے اکبرؑ
 نو خبر میری بہر چہ چھوڑ کر مجھ کو جاتے ہو بیٹا

بن سے شاہ دیں کے تھا محشر کہتے تھے روکے محبت جو سر
سوچکے بس اٹھو میرے دلبر چھوڑ کر بھگو جاتے ہو بیٹا

نوحہ ۱۹

خیمہ سے رن کو جاتے ہیں اصفہر حسینیو
جلتے ہیں اپنی پیاس بجھانیکو ہاتھ دے
ماں نے بلائیں لیکے کہا جاؤ میری جا
گودی میں اپنے لال کو لیکے چلے حسین
دودھ ہو پ اور پیاس کا صد غضب کا ٹکڑا
دکھلا کے ظالموں کو کہا یارو پیاسا ہی
بچے کو بدلے پانی کے اک تیر ظلم سے
بائو کا ہاتھ مارا ہلقا مر کے رہ گیا
چلو میں لیکے خون کو طے لگے حسینؑ

پیٹو سروں کو خاک اڑا کر حسینیو
ماں اشاری کرتے ہیں رو کر حسینیو
گودی میں اپنے لئے سرور حسینیو
محشر بپا تھا خیمہ کے در پر حسینیو
کھہلا گیا تھا چہرہ اصفہر حسینیو
اصغر کو لیکے ہاتھوں پہ سرور حسینیو
کر کے شہید خوش ہے شکر حسینیو
ہاتھوں پہ شہ کے خوں اگل کر حسینیو
اصغر کا اپنے چہرہ پہ رو کر حسینیو

نہی سی لاش قہر میں کہہ رہے ہو شاہ	چونکہ نہ ڈر کے اے مرے دہر حسینو
دیکھیں گے یاد کرتے ہیں حجت کو تملک	کرب بلا میں سرور بے سر حسینو

مناجات

یا شاہِ خراساں مدد کرنے کو آؤ فریاد کو پہونچو
اب وقت مصیبت کا ہوا عجاز دکھاؤ فریاد کو پہونچو
دیتی ہوں تمہیں واسطہ رب دوسرا کا محبوب خدا کا
کوئین کے مختار ہوا ادا کو آؤ فریاد کو پہونچو
دیتی ہوں قسم حیدر و زہرا کی میں تم کو حالت میری دیکھو
بس رنج و مصیبت مجھے آکے بچاؤ فریاد کو پہونچو
ہے واسطہ تم کو حسن سبز قبا کا شبیر کے سر کا
ہمچشموں میں محبوب ہوں فلت سے بچاؤ فریاد کو پہونچو
دیتی ہوں قسم عابدِ بیار کی تم کو اے سیدِ خوش
اولاد کو مولا میرے ہر وہ سے بچاؤ فریاد کو پہونچو

مشتاق ہوں میں تیری زیارت کی میرا شاہ ہودیر نہ لیتا
باقر کے تصدق سے خراسان بلاؤ فریاد کو پہونچو۔

مجبور ہوں ناچار ہوں کچھ زور نہیں ہر مقدور نہیں ہے
صادق کی قسم آپ کو اعجاز و کھاؤ و فریاد کو پہونچو
افکار سے دنیا کے ہوں بید میں پریشان مشکل کروا سنا
کاظم کا تصدق مجھے آفت سے بچاؤ و فریاد کو پہونچو

برائے حاجت میری یا شاہ خراسان راکے ہو سالا

از بہر تقی بہر تقی خلد سے آؤ و فریاد کو پہونچو

میں جاؤں کہاں آپ کے در سے میری مولا اسی سید والا
بہر حسن عسکری دیری نہ لگاؤ و فریاد کو پہونچو۔

مہدی کی قسم آپ کو یا شاہ مدینہ اب دیر نہ کرنا

گرداب بچاؤ مجھے اب آکے نکالو و فریاد کو پہونچو

در رزق کے کہو لو پے عباس علمدارا سے کل کے مدد

دیتی ہوں قسم زینب و کلثوم کی آؤ و فریاد کو پہونچو

ہو نام میرا آپ کے زواروں میں شامل ایماں ہو کامل
اکبر کی قسم قبر میں دیدار دکھاؤ سنسریاد کو پہونچو۔

خراپے حامی ہے مرا اور نہ مددگار ہوں بکسوں ناچار

قاسم کے قصد سے میرا ہاتھ بٹاؤ سنسریاد کو پہونچو

اب شاد کرو مجھ کو اپنے فاطمہ کبرا کے سرور و آقا

دیتی ہو قسم صغیر معصوم کی آؤ سنسریاد کو پہونچو۔

اولاد کو نصحت سیکھو میری ہمیشہ مولیٰ اپنے صغیر

حافظ رہو آپ اور انھیں پر واپس آؤ فریاد کو پہونچو

سائل کوئی غالی نہ پھرا آپ کے در سے تم مجھ کو پہونچو

ازبھر رقیب مجھے غالی نہ چلاؤ سنسریاد کو پہونچو

مولا میرے میں سائل ہوں آپ کے در کی اپ پہونچو نہ غالی

ازبھر سکیا میری بگڑی کو سنسریاد کو پہونچو

دیتی ہوں بہتر کام میں واسطہ مولا اے کسب و کالا

چشت کو ہر ایک رنج و مصیبت سے بچاؤ سنسریاد کو پہونچو

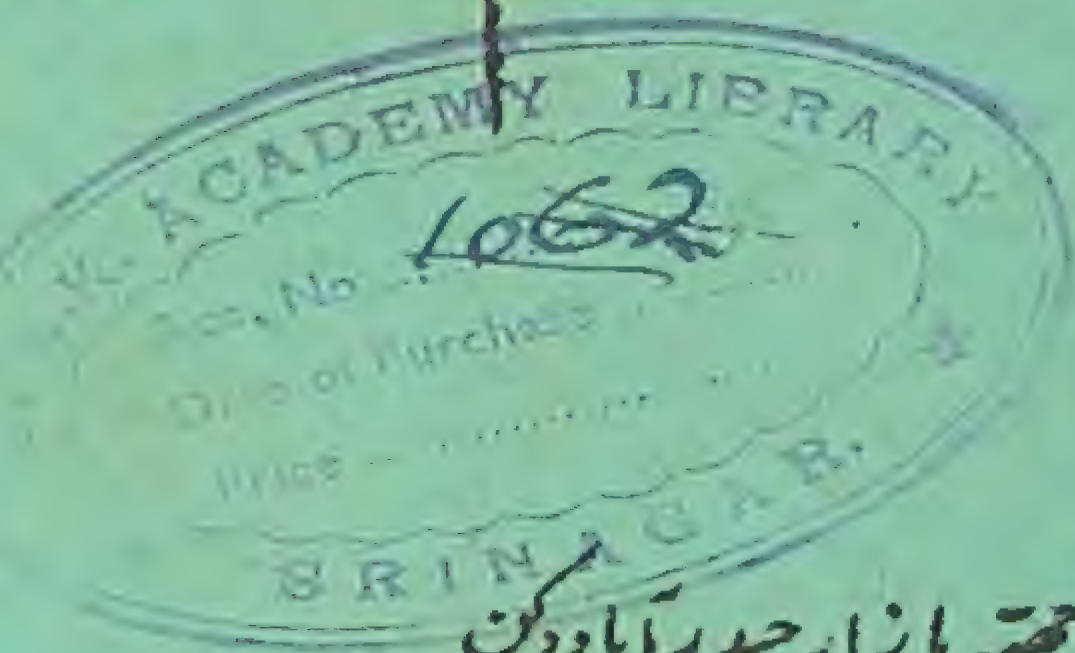
نست تمام شد

DC



نوجو جات

مصا



مطبعة مطبع حیدری چھتہ بازار حیدر آباد دکن

۱۳۵۱



رسول خدا

Hyd-A. P.

مدرسہ

نوح

وفات

مومنو محشر شرب میں پیا چل بسو دنیا کی محبوب	رو پر ایسا شک خون خدا چل بسو دنیا سے محبوب
پستے میں سر کو اپنے جتنی کرتے ہیں اری شہید کر دیا	شش جہت سے آری کر یہ مد چل بسو دنیا کی محبوب
عرش کر سی ہر وہ لوح و قلم کرتے ہیں سب جنت احمد کا	رو پر ہیں آج سب آل عبا چل بسو دنیا کی محبوب
کہتے ہیں جبریل سر کو بیٹ کر آج زہرا ہو گئی ہو بیٹ	تغنی بھی ہو گئی ہے دست و پا چل بسو دنیا کی محبوب
ہاں اس غم میں گریبان علی چاک ہو کر گئی تھی	میرے بچے ہو گئے آسرا چل بسو دنیا کی محبوب
فاطمہ زہرا کا کای مال کیا اپنی سر پر ڈاکر خاک عزا	کہتی ہو رو کر یہ صبح و مسایل بسو دنیا کی محبوب
آہ ای صمصام سبطین رسول پوچھتا نا کو میں کر لیا	کہتی ہو رو کر بی بی فاطمہ چل بسو دنیا کی محبوب

حضرت امیر

نوح

شہادت

کہتی تھی بنتِ مرتضیٰ مارا گیا مشکاکشا	۱ سر پیو ای اہل عسرا مارا گیا مشکاکشا
تھا طاعت حق میں ملی تلوار جو سر پر چلی	۲ جبریل نے دی یہ صدا مارا گیا مشکاکشا
بچپن ہے روحِ نبی تہراتی ہے بنتِ عسلی	۳ ماتم ہے کوفہ میں پیا مارا گیا مشکاکشا
پیر میں اب اہل عزا سایہ عسلی پاک کا	۴ سر سے ہمارے اٹھ گیا مارا گیا مشکاکشا
روتی ہے آلِ مصطفیٰ سر پیٹتے ہیں جتنے	۵ عباس کرتے ہیں بکا مارا گیا مشکاکشا
ہے ہر شہ ہر دو جہاں ہے ہے امیر مونا	۶ سر سے قیموں کے اٹھا مارا گیا مشکاکشا
روتی ہو خاتونِ خان جو ہیں میں سب نوح کن	۷ ہوتا ہے عرش کبریا مارا گیا مشکاکشا

کو فہ کی ہر دیوار سے باغات کے اشجار سے	۸	آتی ہے پیہم یہ ندا مارا گیا مشکلت
ارض و نباتات و فلک جنا و انسان و ملک	۹	کرتے ہیں فریاد و بکا مارا گیا مشکلت
صم صم سب جن و بشر کہتے ہیں سپر ٹیکر	۱۰	مارا گیا مشکلت مارا گیا مشکلت

شہادت

نوحہ مسیہ

حضرت فاطمہ

کہتے تھے حسن لاش یہ یاد رکھو یہ رو کر آہنت	۱	اماں ہمیں تم چھوڑ گئیں کو کس پر آہنت
نانا کی جدائی کا نہ تھا کم کوئی صد و اچھیر	۲	اب اپنے بھی کر دیا بیکس میں مگر آہنت
یاد آتی ہوتاں ہمیں جب کبھی الفت و شفقت	۳	کس س کو کرتے ہیں فناں حید صفد آہنت
کہاتے ہیں پیتے ہیں عجب لہو کا دونا ہوتا	۴	شبیر کو اپنی تو ذرا دیکھئے اٹھکراے بنت
اک آپ ہی کدوم کو گہرا باد تھا اماں ل شاد	۵	بے آپ کے اب چین ہیں آئینا کیونکر آہنت
بیجاں حب فاطمہ ہر مہر لرزاں تھا برابر	۶	صم صم جو کہتو تھی حسن نقش یہ و کراہنت

شہادت حضرت

نوحہ مسیہ

امام حسن

سبط نبی نے کہا ہے حسن مجتبیٰ	۱	آپ کو کیا ہو گیا اے حسن مجتبیٰ
کس لئے خاموش ہو کچھ تو اے بہیا کہو	۲	سرو میں کیوں دست دیا اے حسن مجتبیٰ
کرتی ہر زینب فناں و تباہی سارا جہاں	۳	ہوتا ہے عرش خدا اے حسن مجتبیٰ
سست ہیں بھائی جانوں میں لگدیر چکا	۴	آپ یہ ہوں میں فدا اے حسن مجتبیٰ
ٹکڑی کلیجے کی کیوں گئے ہیں کٹ کٹ کیوں	۵	خون جگر ہو گیا اے حسن مجتبیٰ

نہ ہر کسی دیا آپ نے کیا سہم پیا ۱ کہیئے کیا ماجر اسے حسن محبت
پوچھنے والا کوئی رنج و غم میں نہیں ۲ آپ کے صمصام کا ای حسن محبت

فاطمہ صفرا

نوحہ نمبر

بیقراری

فرماتی تھی شبیر سے یہ فاطمہ صفرا اچھو مریا ۱ ہمراہ لے جائیے مجھ کو بھی خدا را اچھو مریا
بے آگے جینے کی نہ یہ سبکس و مضطر ای سبط پیر ۲ بیمار ہوں گھیر میں رہا جائیگا تنہا اچھو مریا
مر جاؤ گی فرقت میں تمہاری پیش پیرا و خاصہ ۳ فرقت کا الم مجھ کو بھی جینے نہ دیکھا اچھو مریا
مجبور ہوں بیمار ہوں سید براؤں غم میں گرفتار ۴ مجھ سے تو الم ہی کا ہرگز نہ اٹھیکا اچھو مریا
بیٹی نہ سہی خاد مد اپنی مجھے سمجھو ای سید خوش ۵ کبرا و سکینہ کی خدمت بھی گواہ اچھو مریا
یہ میں نہیں کہتی ہوں سکینہ کی برابر کرا کی ہوں سر ۶ صفرا کو کنیزوں کو کجاوہ میں بٹھانا اچھو مریا
ایا نہیں عباس م لاور کی قسم ای اکبر کی قسم ہے ۷ بس مجھ کو نہ رپا یہ اب اس زیادہ اچھو مریا
کچھ یہ کان میں کہہ کر ہوؤ شہ بیٹی سحر صمصام ۸ تادیر رہی سختی یہ فاطمہ صفرا اچھو مریا

حضرت مسلم

نوحہ نمبر

شہادت

فرماتی تھی سر پٹ کے زیر نیت مضطر یا حید صفرا ۱ بیجرم و خطا قتل ہوا مسلم بے ریا حید صفرا
ناحق ستم ایجادوں نے مسلم کو دعا کی فریاد خدا کی ۲ صد پاش ہوا اس غم کو دل سبط پیر یا حید صفرا
کی کو فیوں نے مسلم سبکس چڑھائی کہتی ہر خدائی ۳ بیجرم علی تیغ ستم اس کو گے پر یا حید صفرا
کھانا ہر دینوں نے مسلم مظلوم شبیر میں مغموم ۴ لاشہ کو پھرایا ستم کاروں کے در یا حید صفرا

۵ کس منہ سے کہوں زوجہ مسلم سی یہ جا کر یا حید صفہ	۵ اتنی خبر کوئی سے مسلم گیا مارا تم ہو گئی بیوا
۶ یحرم و خطا انکو کیا قتل بلا کر یا حب صفہ	۶ مسلم یہ تم کاروں کو کچھ رحم نہ آیا و احسرت و
۷ فراتی تھی جیت کے یہ شیر کی خواہر یا حید صفہ	۷ صمصام بیا حشر تھا افلاک تھو رز زات شیر گریا

شہادت	نوحہ نمبر (۵)	فرزندانِ مسلم
-------	---------------	---------------

۱ کہتے تھے مسلم کے پسر حارث خدا سے خوف کر	۱ مظلوم ہیں اور بے پدر حارث خدا سے خوف کر
۲ کرتا ہے کیوں ہم پر ظلم تیغ ستم او بد شیم	۲ ہم ہیں محمد کے پسر حارث خدا سے خوف کر
۳ ہم ہم ہیں اور بیخا جمان ہیں تیری جیا	۳ یہ ظلم ہم پر الحذر حارث خدا سے خوف کر
۴ ظالم ہیں بھلے ماں بازار بہرتا ہے جہاں	۴ زرے ہمیں تو بیچ کر حارث خدا سے خوف کر
۵ رتی سے چلتا ہے گلاہ دم ہے ہمارا رک رہا	۵ بچپن یہ ظالم رحم کر حارث خدا سے خوف کر
۶ روتا ہے عالم کو تو دیتا ہے ایذا ہم کو تو	۶ روح رسول حق سے ڈر حارث خدا سے خوف کر
۷ ہلتے ہیں افلاک و زمین جنبش میں عرش میں	۷ کیوں تو ہے اتنا بے خطر حارث خدا سے خوف کر
۸ صمصام حارث نے جد بچوں کے سر کو کر دیا	۸ کہتے رہے سر پیٹ کر حارث خدا سے خوف کر

آہ	نوحہ نمبر (۶)	محرم
----	---------------	------

۱ شہ کا کروا تم بیا آیا ہے پہراہِ غمنا	۱ سر پیٹو اسے اہل غم آیا ہے پہراہِ غمنا
۲ اس ماہ میں مارا گیا فرزند شیر کبریا	۲ کہتی ہے بنتِ مصطفیٰ آیا ہے پہراہِ غمنا
۳ اس ماہ میں لے گیا کنبہ رسول اللہ کا	۳ کیا جانے اب کرتا ہے کیا آیا ہے پہراہِ غمنا

رونے رولانیکے لڑکھڑاٹھانے کے لئے ۴	دنیا میں اسے اہل عزا آیا ہے پہرہ عزا
اس ماہ میں باؤ لٹی شبیر سے زینب چھٹی ۵	شہ پر چلی تیغ قضا آیا ہے پہرہ عزا
اس ماہ میں ماری گئے انصار و یاور شاہ کو ۶	بے چین ہیں خیر الوڑا آیا ہے پہرہ عزا
اس ماہ میں عابد خزین با اہل بیت ۷	سہتے رہی ظلم و جفا آیا ہے پہرہ عزا
اس ماہ میں شہ کا کلا ظالم کاٹا بے خطا ۸	ٹرپا کئے شاہ ہوا آیا ہے پہرہ عزا
اس ماہ میں آل نبی دربار میں ہی گئی ۹	چھینی لعینوں نے روا آیا ہے پہرہ عزا
کیا کیا سہے ظلم و ستم اس ماہ میں اہل حرم ۱۰	صم صمام ہے روکی جا آیا ہے پہرہ عزا

شہادت نو مہ ۹ حضرت حرم

شہ نے کہا روتی تھی آل پیمبر آ کر دلاؤ ۱	بنیائے غم سے ہے فردوس میں حیدر آ کر دلاؤ
منو ہوئی تیری سب لا پیمبر و زیت حیدر ۲	خوشنود ہوا تجھ سے خدا و پیمبر آ کر دلاؤ
کچھ مجھ سے مدار تری ہونے پائی ای میر فدائی ۳	آگاہ مری حال سے خالق اکبر آ کر دلاؤ
روتا ہوں تجھی ائی محمد کا نواسا دور کا پیا ۴	دیکھ اٹھو کہ آغوش میں کس کی ترس آ کر دلاؤ
اکبر یہ مری کر دیا قربان جو تو نے فرزند کو اپنے ۵	دیتا ہوں میں ساتھ تجھ فرزند کار و کر آ کر دلاؤ
ماری گئی سب صر و اصحاب ہمارے دریا کی کنار ۶	بیجان ہوا حرم کے تیرے اصغر آ کر دلاؤ
تاسم کی وہیت ہے یہی لاشہ اکبر سے قبر میں ۷	ایک ایک کے لاشے میں تیا ہوں پیر آ کر دلاؤ
صم صمام یہ کہتا ہے دیکھو اٹھو شبیر کو دیکھو ۸	دم بہر میں ہوئی جاتے ہیں بھی خجرا آ کر دلاؤ

شہادت مسلم

نوحہ نمبر ۱۰

ابن عوسجہ

- | | | | |
|---|--|---|---|
| ۱ | اے ناصر شاہ ہدا اے مسلم ابن عوسجہ | ۱ | اے فدیہ راہ خدا اے مسلم ابن عوسجہ |
| ۲ | اے ناصر سبط نبی اے یادگار ابن علی | ۲ | خوشنود ہر تجھ سے خدا اے مسلم ابن عوسجہ |
| ۳ | جاں اپنی جو شبیر رتوں نے خدا کی بے خطر | ۳ | تجھ سے ہیں اضی مصطفیٰ اے مسلم ابن عوسجہ |
| ۴ | مارا گیا ابن حسن روتی ہوا ک شب کی دہن | ۴ | ناشاد کا گہر لٹ گیا اے مسلم ابن عوسجہ |
| ۵ | اکبر نہیں اصغر نہیں باقی کوئی یاد نہیں | ۵ | نہا ہے ابن مرتضیٰ اے مسلم ابن عوسجہ |
| ۶ | آب خیر شبیر کی نصرت کرو دلگیر کی | ۶ | نرغہ کئے ہیں شقیاء اے مسلم ابن عوسجہ |
| ۷ | شہر الدین سر شاہ کا کرتا ہوا اب تن و جدا | ۷ | ٹکڑے دل صمصام کا اے مسلم ابن عوسجہ |

شہادت حبیب

نوحہ نمبر ۱۱

ابن مظاہر

- | | | | |
|---|--|---|--|
| ۱ | جان اپنی بھڑو تو فی شہید با وفا | ۱ | روتی ہر تیرا الی رول دوسرا حبیب با وفا |
| ۲ | احسین ابن علی کو یار و مساز و رفیق اور چین کے رفیق | ۲ | ہو گیا دشت بلا میں سر ترا تن جدا حبیب با وفا |
| ۳ | واہ آتیر مقدواہ روی قسمت تری روتی ہوا الی | ۳ | دیکھ آٹھ کر کس زانو پر تیرا سر دہرا حبیب با وفا |
| ۴ | کی جو نصرت تو غربت میں ابراہیم کی خلد کے سزار کی | ۴ | حسن اپنا تجھ کو فرماتی ہر بہت مصطفیٰ حبیب با وفا |
| ۵ | ٹکڑے ہر اس غم و قلب شافع روز جزا ہائے تجھ کو بچھا | ۵ | کر دیا عدلنے اس سن میں تیغ جہاں حبیب با وفا |
| ۶ | تجھ پر نیکے ہو آئی ہر بہت مصطفیٰ کرتی ہوا و بکا | ۶ | اور روتے ہیں تجھ پر خدا و محبتی اے حبیب با وفا |
| ۷ | تنگی سے جاں بلب و بہر خیر النساء سر و آفت ترا | ۷ | اس کو پانی کے ٹو تر سار ہی ہیں شقیاء حبیب با وفا |

پنجتن کی شفاعت اسکی از بہر خدا قیدم کر رہا ۸ ہے یہ صمصام حزن ملک کن میں بنو امی حبیب

شہادت عون لوحہ نمبر ۱۲ فرزند زینب

۱	لاشہ عون کہتی تھی زینب رو کر ای مری نور نظر	۱	صد سو جان کو مادر تری اس میت پر مری نور
۲	تم جو دنیا پر ارماں سد ہاری بیٹا تھا یہ قسمت	۲	گوں ا جری مری برباد ہوا میرا گھر ای مری نور نظر
۳	تم مری روشنی چشم تھا اور دل کا سرور گہر تھا تم سے	۳	چین گینو کہ مجھے آؤ کہو تم کو کہو کہ ای مری نور نظر
۴	لٹ گیا ہاؤ شہ بکس بے پر کا چمن بہتے میں پنج خون	۴	کر و نصرت شہ مظلوم کی بیٹا اٹھ کر اس مری نور نظر
۵	ہاؤ قاسم نہیں عباس لا در بھی نہیں اکبر بھی نہیں	۵	ہف تیرم ہو گیارن میں اضواء مری نور نظر
۶	پلکے دن میں پسیر شیر خدا کا تنہا ہے تامل اند	۶	تیر پر تیر چلاتے ہیں شہ بکس ای مری نور نظر
۷	غش ہو جاؤ تھی صمصام شہ ہر دو سر شو تھا رو کا	۷	بین کی تھی جو بنت شہ مردان کر ای مری نور نظر

شہادت محمد لوحہ نمبر ۱۳ فرزند زینب

۱	معصوم محمد ۳ مظلوم محمد ۴	۱	روتی ہے تجھے مادر معصوم محمد ۳
۲	لاتی نہ تجھے ساتھ میں اس داشت بلا میں	۲	واری مجھے ہوتا جو یہ معصوم محمد ۳
۳	میت کو تری لاتے ہیں یوں سرور و بجاہ	۳	سر پیٹے اور بادل معصوم محمد ۳
۴	فرماتے ہیں عباس کیا ہے ہی سد ہارے	۴	تم سوئے جان آب سے محروم محمد ۳
۵	ماں کس طرح بیٹا جگر و قلب سنبھالے	۵	کہو کر تمہیں یوں ای مری معصوم محمد ۳
۶	غلیں میں تری واسطے سلطان بدین	۶	روتے ہیں تجھ بابت و کاشوم محمد ۳

چپ ہو گئے کس واسطے کیا مجھ سے خفا ہو ۷	کہلتا نہیں مادر پہ یہ مفہوم محمد ۲
اس واسطے کیا میں نے تمہیں پالاتھا واری ۸	اپنے لئے رکھو مجھے مفہوم محمد ۴
صمصام کی نانا سو سفارش کرو بیٹا ۹	رہ جائے وہ خلدی محمد سوم محمد ۲

شہادت

نوحہ نمبر ۱۴

حضرت قاسم

کہتی تھی یہ مان قاسم مضطر کی ٹرکرا دی دلبر شہر ۱	صد کرو جاں اپنی شہ جن و بشر پرا دی دلبر شہر ۳
ناصر ہے نہ یاد رہی کوئی ایمری بیار مار گئی جا ۲	دولاک میں تنہا ہیں بناتی کو شرای دلبر شہر ۴
گردید کرو تو میں غم کہا ونگی بیٹا مر جا ونگی بیٹا ۳	منہ خاطر زہرا کو دکھا ونگی میں کرا دی دلبر شہر ۳
دیکھو کہیں ن کو علی اکبر نہ سد ہا پہلے ہی تہا ۴	شرمندہ نہ کیجو مجھے از بہر ہمتی دلبر شہر ۴
اب خیمہ سوا دل مر درن کو سد ہا و کفار کو مار ۵	ہتیار سجو بہر و فاکر پتلا خنجر سے دلبر شہر ۴
دیتی ہوں قسم خالق اکبر کی میں تم کو کہنا مرانا ۶	دن جا کے کرو نصرت فرزند پیمبر دی دلبر شہر ۲
شہر پیخت مصیبت کی گہری بوشوشن شہر ۷	دن جلنے کو تیار ہیں عباس دلا دی دلبر شہر ۳
صمصام روانہ ہو قاسم سو میدا با حال پشیا ۸	کہتی تھی وہیں مجھ کو چلے چور کس دن اولبر شہر ۳

شہادت

نوحہ نمبر ۱۵

حضرت عباس

نہ کے سمت آئی یہ شہدیں صدایا انخی اور کنی ۱	اب کی دم کا دیو ہا تی خاوم بخدایا انخی اور کنی ۱
کٹ گئے ہاتھ و دست غامین لاگز مر پر ہو گا ۲	خاک پر پشت فرس و میں تی را گرایا انخی اور کنی ۲
پاک کر مشک کو ظالم نے کیا تیر ہا اب ن سے کیا ۳	چہ گئی مشک بہا خاک پہ پانی سارا یا انخی اور کنی ۳

خاک میری نہیں غلط ہو نہیں شاید ہے حال	۴	رج ہو جائیگی اک نہیں اب تن جدا یا انی اور کئی
میری اک انکہ میں تیرے پہلو پیوند در آنکہ ہو بند	۵	اٹھا جاتا نہیں سہی ٹھوڑو ڈرایا انی اور کئی
دغ بکھلے کو ہوا ب سینہ سی میری آقا آئیے بہر خدا	۶	دیکھ لوں میں جمال رخ پر نور ذرایا انی اور کئی
سج صمصما یہ عباس لاور کی نڈا گری شاہدا	۷	ہو کہ بیات کہتے ہو دوری مولایا انی اور کئی

علی اکبرؑ

نوحہ نمبر ۱۶

شہادت حضرت

گر کہ گھوڑی سے علی اکبر نے دی تہہ صد رائے بہر خدا	۱	کہا کہ بر جھی سینہ پر بابا میں گھوڑی گرا آئیے بہر خدا
کچھ رہی ہیں گیس ساری مری آبا جاکد ہی ہیں	۲	کوئی دم کا دیکھتے جہاں ہر خادم آپ کا آئیے بہر خدا
اگے بالین مری اب لیج میری خبر مضطرب س آیدر	۳	کوئی دم میں سر مرا ہو جائیگا تن دی جدا آئیے بہر خدا
لایو تھوڑا سا پانی گرے او بابا جاپیاس ہو نیمجا	۴	تشنگی سی میری منہ کو آف کلجا آگیا آئیے بہر خدا
وقت خرابا کوئی بھی نہیں میری پاس رہا ہو جوا	۵	ہوتی ی تن سی جو انکی روح شکل سی جدا آئیے بہر خدا
اشتیاق پاکو سی ہر خدا کیواسطی مصطفیٰ کیواسطی	۶	آخری یاد سر در کر دیجے شہا آئیے بہر خدا
نچ میں وقت اس م کا یا شادیں کوئی پری نہیں	۷	ذاکر مداح کی لیجے خبر کیجے رہا آئیے بہر خدا

علی اصغرؑ

نوحہ نمبر ۱۷

شہادت حضرت

اصغر کہہ چلے علی اصغر کہہ چلے	۱	میری پیتی ہے مادر مضطر کہہ چلے
مادر بلاری ہے نہیں آتے کس لئے	۲	چھاتی سی شاہ دیں لپٹ کہہ چلے
رن سی ملیگا تم کو نہ آرام کوئی پل	۳	مادر کی گود چھوڑ کے اصغر کہہ چلے

۴	بر باد ہونہ جانے کہیں باغِ فاطمہ	۱	اے نو بہال گلشنِ حیدر کدھر چلے
۵	بچہ ہے تمہاری سالگرہ بھی نہ ہوتے پانی	۲	اے جان چھ مہینے کے اندر کدھر چلے
۶	جانیگا راز کچھ نہیں کہلے سا بتاؤ تو	۳	سرور کے ساتھ اوی مری دلبر کدھر چلے
۷	آتے نہیں ہو کب سے بلاتی ہے ماں شمار	۴	اے نور چشمِ حضرت سرور کدھر چلے
۸	کیوں ہو گئی ہو مادرِ مضطر سے تم خفا	۵	مادر کا دل تڑپتا ہے دلبر کدھر چلے
۹	اعدادیں نہ چھوڑیں گے زندہ کبھی تمہیں	۶	ماریں گے تیرے مہیں صغیر کدھر چلے
۱۰	سرور کو ساتھ رن کو گئے اصغر حسین	۷	صمصام چنختی رہی مادر کدھر چلے

نامہ جناب نوحہ مکمل ۱۸ فاطمہ صغرا

۱	صغرا نے لکھا شاہ کو بلوائے بابا	۱	یاسوئے وطن آپ ہی آجائے بابا
۲	مشتاقِ زیارت ہوں میں از بہرِ ہمیر	۲	مدتے گئی شکل اپنی دکھا جائے بابا
۳	ہے ہی غمِ فرقت سی ہوں بیتاب دل افکا	۳	جلد آئیے صغرا کو نہ تڑپا ئے بابا
۴	کہا نام ہے نہ پتہ ہے نہ سونا ہے برابر	۴	بالین پہ اجل ہی مری جلد آئیے بابا
۵	آنا نہ ہو ممکن تو بلا لیجئے مجھ کو	۵	بیمار پہ ابے حم ذرا کہا ئے بابا
۶	تپ رہتی ہے جلتی ہوں غمِ ہجر سے ہرم	۶	لینے کو مری بھائی کو بھجوا ئے بابا
۷	اماں کو پھی زینب و کلثوم و عمو کو	۷	آداب بجالاتی ہوں پھنچا ئے بابا
۸	اکبر کو سکینہ کو دعا میرے طرف سے	۸	پیارا صغیر موصوم کو فرما ئے بابا

صمصام لکھا فاطمہ صغرا نے یہ شہ ^{نوا} ۹ | بس دیکھتے ہی خط کے چلے آئے بابا

فاطمہ صغرا

نوحہ نمبر ۱۹

جواب نامہ

۱	صغرا کو لکھا شہ نے کہ بلوا نہیں سکتا	۱	اب سوؤ وطن پہر کے کبھی آ نہیں سکتا
۲	مجبور ہوں ناچار ہوں اعدا میں گہرا ہوں	۲	صغرا میں یہاں سو کہیں اب جا نہیں سکتا
۳	مارے گھر نہیں مری سب یا دور و ناصر	۳	لاشوں کو رفیقوں کی میں فنا نہیں سکتا
۴	زینب کے پسراؤ گئے ظلم و جفا سے	۴	لاشوں کو میں خیموں میں اٹھالا نہیں سکتا
۵	قاسم نوئی پال تہ ستم ستوراں	۵	منموم ہے کبرا کو میں سمجھا نہیں سکتا
۶	اعدائے قلم کردے عباس کے بازو	۶	یہ غم تو کچھ ایسا ہے کہ میں کہا نہیں سکتا
۷	ہاتھوں پہ مری مر گیا معصوم ٹرپ کر	۷	صغرا کو ترا پیار میں پہنچا نہیں سکتا
۸	اک دم میں ہوا جاتا ہوں میں بھی تہ خنجر	۸	ان ظالموں سے بچ ترا بابا نہیں سکتا
۹	صمصام یہ خط میں شہ والا لکھا تھا	۹	صغرا میں کسی طرح وہاں نہیں آ سکتا

عاشورا

نوحہ نمبر ۲۰

شعب

۱	سبط رسول حق کی شہادت کی راستے	۱	آل عبا پہ ہائے قیامت کی راستے
۲	ہونگے شہید کل شہ مظلوم تشہ لب	۲	سر پیو مومنو یہ مصیبت کی رات ہے
۳	کل ہوتے ہیں شہید علمی اکبر جواں	۳	لیلا کے گلزار کی فرقت کی راستے
۴	کل ہوگی لاش قاسم نو شاہ پائال	۴	بنت صبر کے لٹاؤفت کی راستے

انصار و خوش و اہل حرم سب میں مضطر	۵	اللہ آج کسی قیامت کی رات ہے
اصحاب کی کہتے ہیں سلطان میں پنا	۶	آج آخری ہمارے عبادت کی راستے
کل خلق شیرخوار کے چہرے کا روز ہے	۷	صمصام آج شہ کی شہاد کی راستے

التجائے نوحہ ۲۱ آخر اسام

کہتے تھے شاہ کر بلا سے شمر پانی دے	۱	پیا سا ہوں میں بہر خدا کی شمر پانی دے
ماں میری بخیر لستہ بابا ہے شاہ اوصیا	۲	ناتا کی فخر انبیا سے شمر پانی دے
ہوں سب کیوں تشنہ وہاں کی نہیں میرا یہاں	۳	بہر علی و مصطفیٰ سے شمر پانی دے
بے آب و خنجر ترا اور خشک ہے میرا گلا	۴	پیا سا ہوں میں روز کا کی شمر پانی دے
ہوں میں عطش و جاں بلب غلم تجھ پر سبب	۵	کس کی کروں ظالم گلا کی شمر پانی دے
سبط پیمبر ہی حسین ساقی کوثر چھوٹے	۶	ہوں مالک ہر دوسرا کی شمر پانی دے
خیمے میں محشر ہی پیا سے میں سب عبا	۷	کر ترک یہ ظلم و جفا سے شمر پانی دے
پانی کو اولاد علی محتاج ہے آل نبی	۸	لے دل کی سستی کی دعا کی شمر پانی دے
منہ ظہر میں پچ پیا سے تکتے ہیں مجھ کو یاس	۹	کر رحم از بہر خدا سے شمر پانی دے
دارین کا مختار ہوں کہین کا سردار ہوں	۱۰	کہتا ہوں تجھ سے التجا کی شمر پانی دے
منہ ظہر میں کبرا کی شقی روتے ہیں صغیر کی	۱۱	غلبہ جوان پر پیا سے کا کی شمر پانی دے
صمصام کی زونگی با خنجر گلے پر رکھ دیا	۱۲	کہتے رہے شاہ ہا سے شمر پانی دے

شہادت امام

نوحہ نمبر ۲۲

معلوم ۲

- | | | | |
|---|--|---|--|
| ۱ | کہتا تھا بن سعد ذرا رحم نہ کہا وای غازیو جاؤ | ۱ | فرزند ید اللہ کا سر کاٹ کر لاؤ اسے غازیو جاؤ |
| ۲ | اک قطر بھی پانی کا نہ دینا شدہیں اور دو تو سن لو | ۲ | پیاں آپ کی آبِ مخرج سے بھاؤ اسے غازیو جاؤ |
| ۳ | آہوں کی نئی زادیوں کی خوف نگرنا محشر سے ڈنا | ۳ | کھٹوم کو زینب کو سکینہ کو رو لاؤ وای غازیو جاؤ |
| ۴ | چہلنی کرو نیز و جب ابن علی کا اللہ کو ملی کا | ۴ | گہوڑی سے شہیدیں بے پروا گراؤ اسے غازیو جاؤ |
| ۵ | ہاں گہیرو سب ملک دشمن و بشر کو حید کے پسر کو | ۵ | تیر و تبر و نیزہ و شمشیر لگاؤ اسے غازیو جاؤ |
| ۶ | شبیر دل افکار کو گہوڑی سے لڑا کے سجدہ میں خدا کے | ۶ | شمشیر ستم سامی زینب کے پھراؤ وای غازیو جاؤ |
| ۷ | زینب کی بجا پر نہ رس کہا و خبردار حملہ کرو اکبار | ۷ | گھروٹ کو سادات کا خیموں جلاؤ آغازیو جاؤ |
| ۸ | سجاد خیر کو کرو قید اور حرم کو بلوی میں نکالو | ۸ | زینب کو سناں پر سر شبیر دکھاؤ اسے غازیو جاؤ |
| ۹ | صمصا بھی کہتا تھا لشکر سے وہ غدار ہر بار باہر | ۹ | سبط شہ ابراہیم کا ہاں خون بہاؤ اسے غازیو جاؤ |

شہادت امام

نوحہ نمبر ۲۳

معلوم ۲

- | | | | |
|---|--|---|---|
| ۱ | اہل عزایہ وقت بجا ہی سینہ شہ پر شمر چڑھا ہے | ۱ | پیاں گئے کو کاٹ رہا ہے سینہ شہ پر شمر چڑھا ہے |
| ۲ | نال کناں ہوا کہ پیمبر سینہ زناں ہوا شاکہ و خست | ۲ | شور فغاں سے حشر بپا ہے سینہ شہ پر شمر چڑھا ہے |
| ۳ | تیر و سناں سے چہلنی ہے سینہ غش میں سبط شاید | ۳ | چاک گریباں شیر خدا ہے سینہ شہ پر شمر چڑھا ہے |
| ۴ | روقی ہے نہت سرور عالم پٹ کے سر کو کہتی ہے پیہم | ۴ | سارا زمانہ دیکھ رہا ہے سینہ شہ پر شمر چڑھا ہے |
| ۵ | ہاں رسول حق کا نواسا ہو کا پیاں ساقی کا شہنا | ۵ | تین گنیچے اس کا کلا ہے سینہ شہ پر شمر چڑھا ہے |

۶	سینہ پاک سبط پیر منبع علم و حکمت داو	۱	اس پستی نے پاؤں دہرا دی سینہ شہ پر شہر چڑھا
۷	سبط پیر خاندہ اور نخت دل زہرا و پیر	۲	مانپ رہا دی کاتب رہا دی سینہ شہ پر شہر چڑھا
۸	کیا متزلزل کون مکان درہم و برہم را جہاں	۳	قتل شہنشاہ دوسرا ہے سینہ شہ پر شہر چڑھا ہے
۹	بانو نے منہ پر خاک ملی ہر بانی کو زینب تی کبریٰ	۴	کیا غضب صمصام ہوا ہے سینہ شہ پر شہر چڑھا ہے

امام مظلوم

نوحہ نمبر ۲۴

شہادت

۱	بہت سی تھی رو کر ہاتھوں کو جو رہی بانی سکینہ شہر تھی	۱	بابا کا میری سرنہ جدا کرتی سی اور ظالم کند چہری
۲	لاش ہو ریک گرم یہ انکی اور ہی سینہ تیرا چہنی	۲	سینہ کو ظالم نیچے اتر آکچہ تو حیا کر حق کو نبی سے
۳	باقی ہر اک یہ آل عبا میں تیرا جہاں بیاباں	۳	تھوڑا سا پانی انکو پلا دے بہر خدا جہاں لی سی
۴	کہتی رہی یہ بانی سکینہ سپ کو نہنے ہاتھ کی سینہ	۴	شاہ کا ای صمصام اودھ سرکٹ کیا تیغ شہر تھی

حافظ

نوحہ نمبر ۲۵

حند

۱	کہا سرور ای خواہر خدا حافظ خدا حافظ	۱	تہڑا پاؤ مجھے رو کر خدا حافظ خدا حافظ
۲	گئے ماری تری دل سب ہوا قاسم تہ خنجر	۲	نہیں باقی کوئی یاد خدا حافظ خدا حافظ
۳	نہ عبا میں دلاو نہ ہر نہ ہمشکل پیر ہے	۳	تبا و کیا کروں جی کر خدا حافظ خدا حافظ
۴	نہ جاؤں کیوں سو کوثر سراپا نہیں کہو اگر	۴	بلا تا ہی علی اصغر خدا حافظ خدا حافظ
۵	مجھے ابے ن کو جانے دونا مرنے سی مجھ کو	۵	فدا ہونے دو امت پر خدا حافظ خدا حافظ
۶	اودنت غصہ پیر نہا ہوا وعدہ مرا پورا	۶	مجھے ہونا ہے اب پیر خدا حافظ خدا حافظ

۷	و صیت ہو یہ آ خواہر کرو صہ اس مصیبت ہے	۶	نہ ہو غم میں و مضطر خدا حافظ خدا حافظ
۸	جلیں گے آگ سو خیمے روا میں چھینے جائیں گے	۷	کریں گے ظلم اہل شمر خدا حافظ خدا حافظ
۹	بہن پیاری سکینہ پر کر گنا خط سلم بد اختر	۸	نہ کرنا بد دعا اس پر خدا حافظ خدا حافظ
۱۰	سان پر شمر بد اختر چڑھا ئیگا جو میرا سر	۹	نہ ہوتا دیکھ کر مضطر خدا حافظ خدا حافظ
۱۱	کہا صمصام نے جواب میں رو کے	۱۰	سدا مار و صد فی تم پر خدا حافظ خدا حافظ

نوح نمبر ۲۶ ہمارا گھر

۱	کیونکر کریں شہ کے عزادار ہائے ہائے	۱	لوٹی گئی حسین کی سرکار ہائی ہائے
۲	پانی کی ایک بوند بھی پانی نہ وقت ذبح	۲	پیا سا سدا ہمارا خلق کا سردار ہائی ہائے
۳	اعدا کے ہاتھوں کیا تم جو رسہ ہر گیا	۳	ابن جناب حیدر کرار ہائے ہائے
۴	بیچرم خلق خشک شہ دیں پہ شہر نے	۴	بے آب پھیرتا رہا تلوار ہائے ہائے
۵	کرتے ہیں شاہ امت جد کے لئے دعا	۵	کرتے ہیں ظلم ان پہ ستمگار ہائے ہائے
۶	کہتے ہیں پیٹ پیٹ کو سر بیوہ و یتیم	۶	باقی رہا نہ اپنا پرستار ہائے ہائے
۷	عرش خدا سوا آتی ہے پیہ پیہ یہی ندا	۷	مارا گیا رسول کا دلدار ہائے ہائے
۸	روتی ہے بہر حضرت شبیر فاطمہؑ	۸	کرتی ہے سر کو پیٹ کو ہر با ہائی ہائے
۹	صمصام شکر ب و بلا میں بسا ہوا	۹	جب قتل ہو گیا مشہ ابرار ہائی ہائے

روانگی حضرت امام حسینؑ

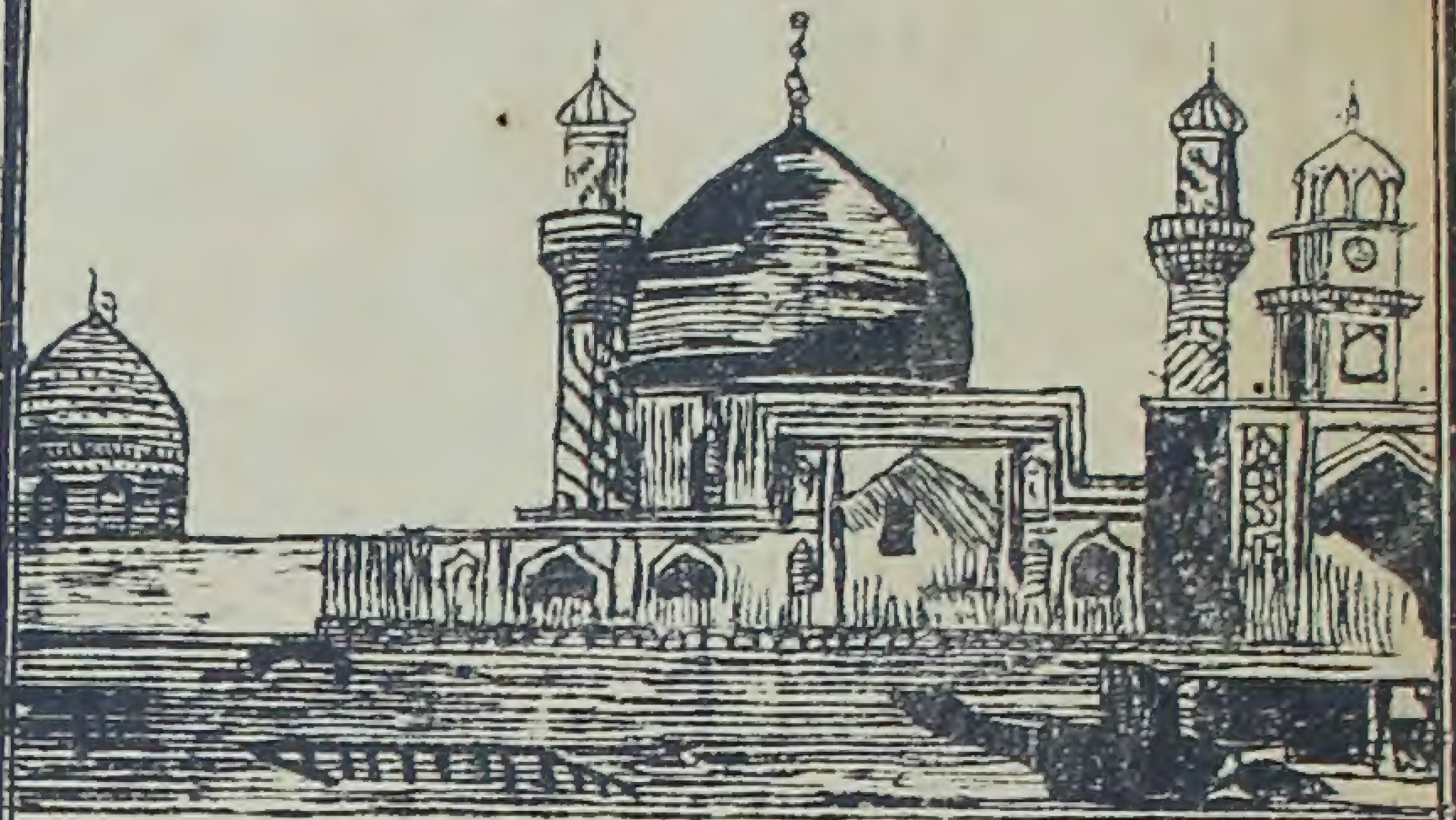
نوح نمبر ۲۷

از مدینہ منورہ

۱	محبوب سبط رسول شریک کر بلا آج جاری ہیں	۱	فراق شہ سو تمام اہل مدینہ آنسو بہا رہی ہیں
۲	سواریاں کھڑی ہیں پر پیٹ گیا ہی بہن	۲	اور اس کو صغریٰ شاہ والا جہاد و عذیر رہی ہیں
۳	کبھی ٹپکتی ہو سر زمین پر کبھی گریبان ہڑتی	۳	جو مضطرب جناب صغریٰ تو اکبر اس کو منار ہیں
۴	یہ رو رہتی ہیں اہل شریک ظلم اعدا آل احمد	۴	مدینہ کو چھوڑ کر بحیرت عراق کی سمت جا رہی ہیں
۵	اور اس ضدی مصطفیٰ کا ہی مضطرب فاطمہ کی	۵	جو شاہ والا کو ہائی اعدا وطن کی اپنی چہرہ رہی ہیں
۶	یہ وہ مصیبت جس پر صمصام آج تک غم و مار	۶	ملاک و جن و انس رو کر اپنے آنسو بہا رہے ہیں

نوحہ ۲۸ متفرق

۱	روتی ہے خلق پیٹ کے سروا مصیبتا	۱	ما تم کنان ہیں جن و بشر و امصیبتا
۲	زہر دھام سے ہائے جناب رسول کا	۲	ہے ٹکڑے ٹکڑے قلب و جگر و امصیبتا
۳	خاتون حشر درد کی پہلو کے ہائے ہائے	۳	دنیا سے کر گئیں ہے سفر و امصیبتا
۴	گھر میں خدا کے سجدہ میں زوج بتوں کا	۴	ہے ہے شکافہ ہوا اسروا مصیبتا
۵	زہر دغا سے ٹکڑے حسن کا ہوا جگر	۵	زہرا ہے غم سے خاک بسر و امصیبتا
۶	کرب بلا میں حکم زید پدید سے	۶	ہے سے لٹا حسین کا گھر و امصیبتا
۷	شمر لعین نے کاٹا سر شاہ تشنہ لب	۷	صرف بکا ہیں جن و بشر و امصیبتا
۸	بلوے میں اہل بیت کا ہے سر کہلا ہوا	۸	شعبہ کلسے نیزہ پر سروا مصیبتا
۹	صمصام غم میں شاہ کے زینب لانا صیب	۹	سینہ زناں ہی خاک بسر و امصیبتا



فریاد حضرت زینبؑ لوح نمبر ۲۸ بعد شہاد امام حسینؑ

فرماتی تھی رو رو کی زینبؑ جگر اٹکا اسید ۱ بیوجہ ستاتی ہے ہمیں قوم ستمکار اسید ابرا
 نیز یہ چڑھاتا ہے ستمگر سرانور اوشہ خنجر ۲ کوئی نہیں اولادِ سیمہ کا طرفدار اسید ابرا
 ستم تو نہیں اب کون خبر لیکہ ہماری آفدیہ بگ ۳ کرتے ہیں ستم ظلم و جبا اے خاکا اسید ابرا
 جیموں کو جلایا کیا طرفہ ستم کیا د فرمادی مر یا ۴ بے مقنع و جاد میں پہرے سرور اسید ابرا
 اس دور میں مارا ہے ستم کرنے طمانچہ و اشتہود ۵ ہے دروے حسینؑ سیکہ گدازگار اسید ابرا
 تھی سری شاوونؑ اس دور میں باظلم گھٹیا ۶ بیتابوں کی جگہ کہ نہیں سکتی میری فدا اسید ابرا

۱۔	یہ جانتے ہیں بھیا ہمیں اشام کو ابد چار	۱۔	کس طرح کی جاؤں میں سید و سید
۸۔	چھنے ہوئی ہیں طوق گراں سید سجاد فریاد	۸۔	دربار میں حاکم کے کہڑے ہیں لڑا سید
۹۔	سر پہ ہند پار ہند بے متنع و چادر ادا	۹۔	زندان میں لٹو جاتے ہیں اب ہم کو ستم گار
۱۰۔	سمتھام کی مداح و غرار تمہارا سید	۱۰۔	لو اس کی خبر دیتی ہیں اعدا سے آزار

فریاد حضرت زینبؓ **نوحہ** ۲۹ **بر لا ش امام حسینؑ**

۱۔	لا شہ شیری کہتی تھی بنت مریٰ اوی شہ کر	۱۔	خدا میں کہتی تھی منظر روح فاطمہ اوی شہ کر
۲۔	کیا اسی دن کیلئے امان الہیہ تجھ کو ظلم کیلئے	۲۔	کہتے ہیں باپا مال الہیہ تیرا لہجہ اوی شہ کر
۳۔	موجود ہے تیرا غم و روح پاک شہید و شہر خد	۳۔	کہتے ہیں پر اتم تر امیر بیت کربلا اوی شہ کر
۴۔	یہ خطا اعلیٰ سر کیا تن کو جدا تیری غربت خدا	۴۔	سیری منظر ہی کے خدا و خیر انسا اوی شہ کر
۵۔	اہل علم و جور اس طرح تو ماہی ہیں اپنی خاک	۵۔	کہتے ہیں جاد کیلئے محتاج ہر آل عبا اوی شہ کر
۶۔	بے ردا خواہر بلوی میں سب انبیٰ یکہا ہر	۶۔	اور بے گور و کفن ہو دشت میں لاشہ ترا اوی شہ کر
۷۔	جسکی ریت ترا کو اٹھی تھی زرد و چاد فتن کو	۷۔	آج ہر بازار میں خراسانی کی بے درد اوی شہ کر
۸۔	ہو نہ کر اجداد شاہ نژاد میں ہم سب کے رنج	۸۔	جیسے کہ حال ہیں اہل بیت عظمیٰ اوی شہ کر
۹۔	کر لائیں ادا سمتھام محشر تجا بیا ہر تھوڑے	۹۔	کہتی تھی سدا کے سبب خستہ تھی اوی شہ کر

نوحہ ۳۰ **سوم شہدا**

۱	اے دل شفیع روز جزا کا سوم ہر آج	۱	یہ حسین شاہ ہذا کا سوم ہے آج
۲	حر کا حبیب اور محمد عوں کا	۲	قائم قلیل جور و جفا کا سوم ہر آج
۳	مارا گیا جو ابن انس کی سنان سے	۳	اس شیر دشت کرب و بلا کا سوم ہر آج
۴	بیدست جسکی لاش ہے نہر فرات پر	۴	اس نورین شیر خدا کا سوم ہے آج
۵	مارا گیا جو تیرے بابا کی گود میں	۵	اس طفل بے قصور و خطا کا سوم ہر آج
۶	حویں جہاں سے پھولی چڑا نیکو آئی ہیں	۶	اے مومنو وئی خدا کا سوم ہر آج
۷	صمصام بام دور سی ہی آتی ہے صدا	۷	مقتول دشت کرب و بلا کا سوم ہر آج

دسواں نوحہ نمبر ۳۱ امام حسین

۱	جو تھا سبط محمد مصطفیٰ آج اس کا دسواں ہے	۱	جسے کہتے ہیں شاہ کربلا آج اس کا دسواں ہے
۲	سبا ہی کی سفینہ جس نے امت کا بچا لیا ہے	۲	جہاز دیں کا تھا جو نا خدا آج اس کا دسواں ہے
۳	حبیب مسلم و حر جری کلا آج شیون ہیں	۳	ہوا محمد ابن زہرا پر فدا آج اس کا دسواں ہے
۴	جانبینے بے مضطر کے دونوں لال کا غم ہے	۴	جو تھا امین جناب محمد آج اس کا دسواں ہے
۵	کٹا یا جس نے مداح حق میں بازو اس کی مجلس ہے	۵	جو تھا ابن علی مرتضیٰ آج اس کا دسواں ہے
۶	سنان سیدہ پر اپنے جس نے کہانی امیں کلامی ہے	۶	جو تھا مشکل مجبور خدا آج اس کا دسواں ہے
۷	وہ نور دیدہ شبیر و املہم دل بانو ہے	۷	جسے قتل امین کامل نے کیا آج اس کا دسواں ہے

امام حنی دانی کا اہم مقام ہے نام ۱۰ ہویہ برم و خطا مارا گیا آج اس کا دیوان

بیسواں **نوح نمبر ۲۲** امام حسینؑ

- | | | |
|---|-------------------------------------|---------------------------------|
| ۱ | ہے آج ابن حیدر صفدر کا بیسواں | یعنی حسینؑ گشتہ خنجر کا بیسواں |
| ۲ | مسلم کا شہر کا اور حبیبؑ شہر کا | ہے آج ایک دن میں بہتر کا بیسواں |
| ۳ | ہے بیسواں جناب محمدؐ کا خون کا | اور نور چشم حضرت شہر کا بیسواں |
| ۴ | سالار تھا جو لشکر فوج حسینؑ کا | ہے آج اس بہادر و صفدر کا بیسواں |
| ۵ | ہے شکر تھا جو حضرت نسبؑ والا نام کا | ہے اس شبیہ خاصہ دار کا بیسواں |
| ۶ | مارا گیا جو تیرے شعبہ سے بے خط | ہے اس صغیر دلبر سرور کا بیسواں |
| ۷ | صمقام سرور نہیں شیر خدا رسولؐ | ہے آج سرور بے سر کا بیسواں |

مسابقت **نوح نمبر (۲۲)** سجادؑ

- | | | |
|---|--------------------------------|-------------------------------------|
| ۱ | سجادؑ کا عالم دل افکار نہیں ہے | غم میں تو گرفتار میں غمخوار نہیں ہے |
| ۲ | سجادؑ کا دل کوئی دشت بول ہے | سجادؑ کا غمخوار وہ دگاہ نہیں ہے |
| ۳ | سجادؑ کا دل آواز ہے | بکیں کا کوئی مانے طوقار نہیں ہے |
| ۴ | سجادؑ کا دل بہاری ہے | کس طرح ہمیں قوت نہ قمار نہیں ہے |

۵	گروں میں ہے وہ طوق گرانبار کہ جس سے	رکتا ہے دم اور طاقت گفتار نہیں ہے
۶	کوئی نہیں یہ ظالموں سے پوچھنے والا	کیا سبط نبی عابد بیمار نہیں ہے
۷	کیا حضرت زہرا کا جگر پارہ نہیں یہ	کیا لختِ دل حیدر کرار نہیں ہے
۸	کیا حضرت شکر کا نہیں ہے یہ بھتیجا	کیا یہ سپر سید ابرار نہیں ہے
۹	جا کر کوئی صمصام یہ اشرار سے کہتا	بیمار ہے یہ لایق آزار نہیں ہے

شہادت نوح مہربان حضرت سکینہ

۱	نوح یہ فتنہ کا تھا بالی سکینہ اٹھو	خاک پہ سوتے ہو کیا بالی سکینہ اٹھو
۲	دیکھو تو دیوار پر شاہ کا آیا ہے سر	آنکھیں کرو اپنی و ابالی سکینہ اٹھو
۳	روتی ہیں سب بیبیاں تو ہر مالہ کنا	بہر شہ کر بلا بالی سکینہ اٹھو
۴	کس نے خاموش ہو کچھ تو صری جان کہو	تم یہ یہ فتنہ فدا بالی سکینہ اٹھو
۵	جس کو تھا تم کو گلہ آیا ہے وہ باوقا	لایا ہے پانی چچا بالی سکینہ اٹھو
۶	شاہ کو روواٹھو بھائی کو روواٹھو	اٹھ کے کرو اب بجا بالی سکینہ اٹھو
۷	زینب غم خوار کو عابد بیمار کو	اؤ مناؤ ذرا بالی سکینہ اٹھو
۸	کیا کہیں صمصام ہم رو ہیں اہل حرم	دیتی ہے فتنہ خدا بانی سکینہ اٹھو

شہادت نوح مہربان حضرت سکینہ

۱	بانو نے کہا لاٹھ سکی نہ سوز کر پیاری دھڑکتی	۱	بے تیرے مجھے چین بہلا آئیگا کیونکر پیاری دھڑکتی
۲	ایک لخت لٹا دیا بکیش لکیر آج شوق شہر	۲	کیا جلد کہیں ہر سے تکلیف اٹھا کر پیاری دھڑکتی
۳	کیا کیا نہ سمگاروں کی تجھ کو ادیت تھک جوت	۳	دشمن تھارتی جان کا کیا شمر شکر پیاری دھڑکتی
۴	افسوس افسوس نہیں لٹا ہر پانی امیر تم فی	۴	دلو اوں تجھ غسل میں بتلاؤ تو کیونکر پیاری دھڑکتی
۵	کہنے کوئی چادر بھی نہیں پاس ہمارا آفت کو ہیں بار	۵	ہے تیرے کفن کیلئے حیران برادر پیاری دھڑکتی
۶	وادی سوزہ مادر کا گلہ کر مری پیاری میں رنج کی بار	۶	ہو جاؤ گی بیوندر میں غم توڑ پ کر پیاری دھڑکتی
۷	بی بی کرو صمصام کی دایہ و سفارش باہر سفارش	۷	مہر و مہر شفاعت نہ رہ جائے تنہا کر پیاری دھڑکتی

شہادت فوج نمبر ۴ حضرت سکینہؓ

۱	بے جان سکینہ نادان سکینہ	۱	یاد آتی ہے مادر کو تو ہر آن سکینہ
۲	سراب کا دیوار پہ آیا ہے میں داری	۲	دیکھو تو دوزاٹھ کے مری جان سکینہ
۳	روتی ہیں تجھے زینب و کلثوم برابر	۳	ہے چاک برادر کا گریبان سکینہ
۴	بچپن تھیں جنکے لو دیکھو تو اٹھ کر	۴	پانی لئے آئے ہیں چچا جان سکینہ
۵	حیران ہوں کس چیز کا میں تجھ کو کفن دیا	۵	سبھی تری آماں کلہاڑی عریان سکینہ
۶	بانو کو یہ غم تیرا نہ جینے کبھی دے گا	۶	دنیا سے چلی توجہ پر ارمان سکینہ
۷	تم ہی تھا بیاہا تم سرور زندہ پیر	۷	بابا کو اٹھو روؤ میں قہان سکینہ

۸	تاریک کتری جاتی ہے زندان سکینے	۶	روشن تختہ دوسری محبس مری پاری
۹	بیمار لئے آیا ہے ستران سکینے	۷	پڑھنے کے لئے سورہ اسسین سرانے
۱۰	ہر رتبہ علی تیرا نگہبان سکینے	۸	جاتی ہے مجھے چوڑ کے تنہا سوئے جنت
۱۱	یہ اپنے دکھا خون بہری کان سکینے	۹	اٹھارہ ستم کے لئے داوی کو مری جان
۱۲	محشر میں نہو اکہین انجان سکینے	۱۰	صمصام غرادر و ناگر سے تو پھر گنا

چہلم **نوحہ نمبر ۳۷** امام حسین

۱	بائوئے رد کر کہا آج ہے چہلم کا دن	۱	کیجئے اتم بپا آج ہے چہلم کا دن
۲	خاک بسر ہیں بیٹے ہیں سر علی	۲	فاطمہ ہے بے روتا آج ہے چہلم کا دن
۳	ناکہ کساں ہیں کھڑے ہیں ساتوں فلک	۳	بتا ہے عرش خدا آج ہے چہلم کا دن
۴	گر یہ کسان ہیں بشر روتے ہیں جن بیٹے	۴	خو رہے فریاد کا آج ہے چہلم کا دن
۵	پھر دسہ دشک و تروم و دود و بے ویر	۵	کرتے ہیں آہ و بکا آج ہے چہلم کا دن
۶	کہا کہ جو تیر خاں میں موا بے خطا	۶	بانو کے اس لال کا آج ہے چہلم کا دن
۷	اگر آتش لب نشت بلا میں غضب	۷	ہمادی ہر دوسرا آج ہے چہلم کا دن
۸	پیٹ کے صمصام کیا باؤ شاہ و جا	۸	دیتی تھی ہر دم خدا آج ہے چہلم کا دن

متفرق **نوحہ نمبر ۳۸** مصائب

- | | | | |
|---|---------------------------------------|---|--------------------------------------|
| ۱ | گھر بھائی کو زینب لٹاتے ہوئے دیکھا | ۱ | سرحدہ خان میں کٹاتے ہوئے دیکھا |
| ۲ | کھنوم دل افکار نے عباس کو رن میں | ۲ | باتوں کو رہ حق میں کٹاتے ہوئے دیکھا |
| ۳ | کیا حال ہوا ہو گا جو نواشاہ کی ماں نے | ۳ | میدان سلاش پسر آتے ہوئے دیکھا |
| ۴ | لاش عون و محمد کی اٹھائے شہ بکس | ۴ | زینب درخیمہ سے آتے ہوئے دیکھا |
| ۵ | لیلائے خریں نے درخیمہ سے صدا فوس | ۵ | اکبر کو سان سینہ پہ کھاتے ہوئے دیکھا |
| ۶ | بانو نے پس پردہ عصمت سے بعد رنج | ۶ | تیرا صغریٰ شیر کو کھاتے ہوئے دیکھا |
| ۷ | بنت اسد اللہ کو قتل میں دم ذبح | ۷ | سر برہنہ شیر نے آتے ہوئے دیکھا |
| ۸ | سجاد نے خولی ستمگار کو ہے ہے | ۸ | سرباب کا نیزہ پر چڑھاتے ہوئے دیکھا |
| ۹ | یا شاہ و ہد آپ کے صمصام کو ہم نے | ۹ | دنیا کے غم و رنج اٹھاتے ہوئے دیکھا |

تفرق لوح مرثیہ ۳۹ مصائب

- | | | | |
|---|------------------------------------|---|------------------------------------|
| ۱ | ہمان کو دنیا میں رو لایا نہیں جاتا | ۱ | معصوم کو بولے سے ستایا نہیں جاتا |
| ۲ | امت کے ستم کی نہیں کرنے ہر سنگایت | ۲ | صابر کوئی شبیر سایا نہیں جاتا |
| ۳ | پایسوں کو دکھا کر کبھی آخرخ ستمگار | ۳ | یوں خاک پہ پانی کو ہرایا نہیں جاتا |
| ۴ | شہ لاش پسر ہونڈ رہے ہیں گرانسوں | ۴ | اکبر کا پتہ شہ کو بستایا نہیں جاتا |
| ۵ | فراتے تھے لاش علی اکبر سے یہ حضرت | ۵ | بیٹا ترا یہ داغ اٹھایا نہیں جاتا |

۱	شہ نے کہا کیا کرتے ہو اسے شامیو دیکھو	۱	اس باپ سے بچوں کو چھڑایا نہیں جاتا
۲	مذبح کو بھی پہلے پلا لیتے ہیں پانی	۲	بیٹا سا کسی جیواں کو گناہ نہیں جاتا
۳	آرام دیا کرتے ہیں بیمار کو کھسکے دم	۳	کانٹوں پہ نہیں اس کو چلایا نہیں جاتا
۴	جوبانی پردہ ہو کہیں آل کو اس کے	۴	سر پہندیوں بلوے میں لایا نہیں جاتا
۵	عاشورہ کو جو ظلم ہوا آل نبی پر	۵	مصام وہ تحریر میں لایا نہیں جاتا

مصائب

نوحہ نمبر ۱۲

متفرق

۱	مونسوٹ گیا زہرا کا بہر گہر نہیں	۱	چند دیا تیرے حلق علی اصغر زن میں
۲	جو مددگار و عین ساری خدائی کا ہے	۲	اس کا فرزند ہے بے ناصر و یاؤرن میں
۳	اشقیاء کے ستم و جور سے ہے دور	۳	مرگئے مانی زہرا کے دلاور زن میں
۴	فاوق کش راند ہوئی ہائے وہیں اک شہبانی	۴	تشنہ لب مارے گئے قاسم بیرون میں
۵	قطع اعدائے کچھ حضرت عباس کے ہاتھ	۵	بے برادر ہوئے فرزند چیمبر زن میں
۶	کر کے اکبر کو شہید آہ ستمکاروں نے	۶	کیا سٹا ڈالی ہے تصویر چیمبر زن میں
۷	جب گری گھوڑی سے فرزند نبی و قہم صا	۷	آگنی خاک بستر زینب مضطر زن میں

مصائب

نوحہ نمبر ۱۳

متفرق

۱	درمائی خوں بہائے رو کر حسین پر	۱	ٹوٹا ہے شام دکنہ کا لشکر حسین پر
۲	فرط عطش سے مانگ رہی ہیں جو بزم	۲	برسار ہے میں تیرے لشکر حسین پر

۴	محو دعا و بخشش امت میں زیر تیغ	۴	مگر تلم غلام شہر بدافست حسین پر
۵	نی انوار تیغ شاہ سے لاکھوں ہوئے تگر	۵	رن میں ہوئی تار بہرست حسین پر
۶	دو نور عین ثانی زہرائے دلی فگار	۶	میدان میں صیدتے ہو گئی لڑکر حسین پر
۷	الذری و فائے علم دار و یوقار	۷	کر ڈالا صدقے اپنا بہرا گھر حسین پر
۸	یا مصطفیٰ برائے حسد ادیکھئے ذرا قتل	۸	کرتے ہیں تازہ ظلم ستمگر حسین پر
۹	یہ حکم ابن سعد کہ یا مال لاش ہو	۹	یہ ظلم ہائے آپ کے و بہر حسین پر
۱۰	امت کے واسطے بہتے صمصام کیا ستم	۱۰	میں صدقے اور میرا بہرا گھر حسین پر

متفرق نوحہ مسکین مصائب

۱	نہ کی شرم حیا ستم ستم کرنے پیمبر سے	۱	کیا سبط نبی کا سر جدا ہے آب خنجر سے
۲	رگبیں و کی سوہی تھیں تو تھے خشک سرور کے	۲	کیچو سخت تھا قاتل کا فولا د اور پتھر سے
۳	بلا کر قتل کر ڈالا عزیزان شہ دیں کو	۳	دغا کی کوئیوں نے ہائے اولاد پیمبر سے
۴	و یا حکم ابن سعد شوم نے یہ اپنے لشکر کو	۴	کر و مجروح زہرا کو پسر کو تیر و خنجر سے
۵	کر و لمیں نہ اپنے خوف خلاق و عالم کا	۵	سنوای غازیو خائف ہو کچھ روز محشر کو
۶	اگر تم جاہتہ ہو شام کے دربار میں غت	۶	کر و جتنی عداوت ہو سکے اولاد حید سے
۷	سنان کو کر و و پلنی سینہ ہشت کل پتھر	۷	علم بھی چپیں لواجم کا عباس لاور سے
۸	غرض ابن حین کو مار و حامی آل احمد کو	۸	رہے باقی نہ کوئی شاہ کا انصار دیاور
۹	نہ دینا ایک قطرہ بھی شہ والا کو پانی کا	۹	بھر و شبیر کے چلو کو خون حلق اصغر سے
۱۰	کر و غازیو جسم حسین ابن علی پارا	۱۰	تبر کو تیرے تلوار کی نیزی سے پتھر سے
۱۱	نصیب سہر بہن زینب و شوم ہو رنیں	۱۱	ستم چہرے دوست اشتیاز بہر کی چادر سے

صلہ یا سگاتو صمٹھام اس تحت طرازی کا ۱۲	بتوں پاک سو سبطین سو احمد سو حیدری
جناب صفحہ طلق نے فرمایا کہ سب آنکھیں ۱۳	رہنگی شہر میں گریاں خدا خوف اور ذکر
مگر وہ آنکھ جو شبیر کے نام میں ردی ہو ۱۴	نہ روئگی کوئی بل روز شہر ہرل محشر

مصائب

نوحہ نمبر ۴۲

متفرق

۱	شہ پر کرتا ہے ستم چرخ بجا جو دیکھئے	۱	ایکس میں شبیر اور دولا کہ بدخود دیکھئے
۲	استغاثے کی صدا دیتے ہیں شاہ دیں پناہ	۲	یاس کی ہیر دیکھتے ہیں ہر سو دیکھئے
۳	قاسم و عون و محمد ہیں چہ شہر و غا	۳	خاک پر ہے لاشہ عباس آخوند دیکھئے
۴	جس کا رزنا تھا خدا مصطفیٰ کو ناپسند	۴	لاش اکبر رہا ہے وہ آنسو دیکھئے
۵	ہو گیا ہے قتل احقر حرہ کی تیر سے	۵	وہ گلو خشت بیکان سپہلو دیکھئے
۶	سینہ شہ پر جو ہے گنجینہ عظم خدا	۶	توج کر نیکو چڑا ہے شہر بدخود دیکھئے
۷	عابد بیمار کو پہنا مار زنجیر و طوں	۷	یا رسول اللہ یہ ظلم جانا دیکھئے
۸	ساتھ زینت کر خلق حضرت شبیر پر	۸	پیر تاپے تیغ کیس شہر سیر دیکھئے
۹	کر بلا بوا ئیے صمٹھام کو اب بہر حق	۹	اس کو چشم لطف و ایشاہ خود دیکھئے

مصائب

نوحہ نمبر ۴۵

متفرق

شہر میں نے مار کے زچہ اس کے لال کو	تڑپا یا قبر میں اسد ذوالجلال کو
در در بھرا ہے میں ستم گار بد اس	ماتو قیدیوں کے ٹھڈکی آل کو

۳	گردن میں طوق پاؤں میں تکی بن میں باطن	۴	ہوں لیچے ہیں احمد مرسل کی آل کو
۴	شمر شقی نے ماری طابخوں کے لال لال	۵	اخصوس کر دیا ہے سکیٹنے کے گال کو
۵	صمصام کی یہ عرض ہو رو رو کے ہونٹوں		وہ پر سہ آل کا نبی ذوالحبلال کو

متفرق نوحہ نمبر ۲۶ مصائب

۱	ماتم بیاہیاں میں ہو گھر گھر حسین کا	۱	یتیم ہو گیا جو مسلم حسین کا
۲	اعدائے دیں کہ ظلم و ستم کی ہزار جیف	۲	بر باد ہو گیا ہے بہرا گھر حسین کا
۳	میدان میں چل رہی تھی کچھ ایسی ہو مرگ	۳	باقی رہا نہ ایک بھی یاد حسین کا
۴	پامال لاش تھامنا شاد ہو گئی	۴	مارا گیا جوان برا در حسین کا
۵	بانو کا نو جوان پس ہو گیا شہید	۵	بے جان تیرے ہوا ۱۱ صغر حسین کا
۶	سنگ و سناں و تیر سی اعدائے ہر غضب	۶	کر ڈالا چور سینہ انور حسین کا
۷	شمر شقی نے خنجر بے آب بھیس کر	۷	ہے ہے کیا بدن کا جدا سر حسین کا
۸	وڈرا کے گھوڑوں لاشیہ میدان جنگ میں	۸	پامال کر دیا تن بے سر حسین کا
۹	باقی رہی نہ منہ کو چھپا بکواک رد	۹	دشت بلا میں لٹ گیا یوں گھر حسین کا
۱۰	تاج شہی ہے فرق زید بلیب پر	۱۰	ہے سارا خاندان کھو سر حسین کا
۱۱	در بار میں زید شکر کے سامنے	۱۱	طشت طلا میں ہو سر انور حسین کا
۱۲	بنت نبی کو خلد میں حورو ملک بھی	۱۲	صمصام پر سادتی ہیں رو کر حسین کا

حال نوح نمبر ۴۴ دربار شام

۱	بکیفن دشت بلا میں سید ابرار ہے	۱	مومنو محبس میں آل احمد مختار ہے
۲	سات سو کرسی نشین ہیں شام کا دربار ہی	۲	اور کھلے سر ہائے آل حیدر کو ارب ہے
۳	رات میں اٹھے جنازہ فاطمہ کا ہائے ہائے	۳	بے ردا بھی ہے اس کی شام کا بازار ہے
۴	زوجہ حاکم پس پردہ ہے با صدا جترام	۴	بے ردا بلوے میں بنت حید کرار ہے
۵	تحت زرین پر نیزہ رودیہ کا ہے جلوس	۵	بیڑیاں پاؤں میں پھنوی عابد بیمار ہے
۶	طشت زر میں ہو سر پاک شہید کربلا	۶	چوب رکھتا اس پر ہر دم حاکم غدا ہے
۷	ایتادہ ہیں مثال قد پاں کے روم	۷	ہائے کیا تو قیر آل احمد مختار ہے
۸	ہر عباس جری صمصام کی شکل محل	۸	آپ کا مداح وہ یا سید ابرار ہے

متفرق نوح نمبر ۴۵ مصائب

۱	کر بلا میں بکیفن ہے ابن حیدر ہائے ہائے	۱	بے ردا بلوے میں ہو نہرا کی دختر ہائے
۲	نوک نیزہ پر سر سبط پیمبر ہائے ہائے	۲	مومنو بنت علی محتاج چادر ہائے ہائے
۳	ہاٹی جب روتی سکینہ کے اے بابا حسین	۳	تازیانہ مارتا شہر شکر ہائے ہائے
۴	بھوکا پیاسا تین دن رکھ کر کیا شہ کو شہید	۴	اے فلک یہ جو آل مصطفیٰ پر ہاٹی ہائے
۵	شام کے دبا میں آہل حرم کے ساتھ ہیں	۵	بیڑیاں پھنوی ہو سجاد منظر ہائے ہائے
۶	لوٹ والا کر بلا میں سید بیس کا گھر	۶	لے گئے امدادیں نہرا کی چادر ہاٹی ہائے

اہل بیت مصطفیٰ اور شام کا زندانِ غضب	ربماں ظلم میں ہر آلِ اہل ہائے
کیجئے حل شکل صمصام یا شکست	ظلم کرتا ہے اس پر چرخِ شکر ہائے

متفرق	نوحہ نمبر ۲۹	معائب
-------	--------------	-------

۱	برگشتہ تھی حسین سے تقدیر ہائے	کرتے تھے ظلم شاہ پے پیر ہائے
۲	عون و محمد و علی اکبر کی لاشیں پر	روتے تھے سر کو پیٹ کر شبیر ہائے
۳	قاسم رہو نہ حضرت مسلم کے یادگار	باقی رہی علی کی نہ تصویر ہائے
۴	تیرے شعبہ بن کاہل نے ہے غضب	چہیدا گلوئے ناز کے شیر ہائے
۵	حلق جناب سبط رسول انا م پر	شمر لعین نے پھیر دی شمشیر ہائے
۶	بازار شام و کوفہ و دربار عام میں	بے مقصد تھی خواہر شبیر ہائے
۷	دربار میں زید کے سجاد و خیریں	پھنے ہوئے تھے طوق گلوگیر ہائے
۸	حکم زید سو گئے زندانِ شام میں	نازل تھی جن پہ آیتِ تطہیر ہائے
۹	صمصام کیا کہوں میں شیبِ فراز دھر	نیزہ پہ ہو علم سر شبیر ہائے

الوداع	نوحہ نمبر ۵	جناب زینب
--------	-------------	-----------

۱	لاشِ شہ پر کہتی تھی زینب رچا الوداع	آخری مہر بجا لاتی ہے خواہر الوداع
۲	چوڑ کر تنہا تھیں ملتی زمیں پر بے کفن	جاری ہو کر کوفہ و شہرِ مضر الوداع
۳	آپ کو بھیانہ میں جی بہر کے ہے روکی	اسے قتل مار یہاں ابن حیدر الوداع

باندھ کر رسی میں ہم سب کی طرح ۴	بچلے در در پھر انیکو سگرالوداع
لو اٹھو دیکھو چلی اب سوئے کو فبے ردا ۵	بے گناہ و اشتروں پر آل اظہر الوداع
آل پاک مصطفیٰ مثل اسیر ترک دروم ۶	جاتی ہی زندان میں بال حال ابتر الوداع
آپ کے لاشوں کو کرتے ہیں عد و مجھ کو جدا ۷	اے شہید نیزہ و شمشیر و خنجر الوداع
الوداع اے بھائی جان صمصام زینب ۸	لاش بے سہر و صدا آئی کہ خواہر الوداع

بروزہ رسول خدا

فوج محمد

فریاد جناب زینب

۱. روزہ ختم الرسل پر رکھو زینب کہا ہو کہ آئی ہوں تباہ	۱. قتل میری سامنے شہید کو پایا کیا ہو کہ آئی ہوں تباہ
۲. آہ و شہت ماری میں تو تخت لمری ظلم سے مار گئی	۲. لٹ گئی میں کر بلا میں شہر دوسرا ہو کہ آئی ہوں تباہ
۳. لڑائی آنکھوں سے دیکھا لاشہ ابن حنی قاسم گل پیر	۳. ہو گیا سہ کر جانیں اپنی عمر پیدا ہو کہ آئی ہوں تباہ
۴. میں ہر تھی اپنی بچوں کو غم جا نگاہ میں ادھر جگہ میں	۴. مار کر بہا لعلی اکبر کو سجان دیا ہو کہ آئی ہوں تباہ
۵. کیا کہوں عباس پر کیا ظلم اعدا کیا یا رسول دوا	۵. قطع کر ڈالے لعین ہاتھ حرم خطا ہو کہ آئی ہوں تباہ
۶. چہید ڈالا حرم نے حلق کہے تیرے وادریغا تیری	۶. بین سوا بنو کو خیمے میں قیامت تھی بپا ہو کہ آئی ہوں تباہ
۷. کیا کہوں ناکہ بعد تل شاہ کر بلا ظالموں نے کیا کیا	۷. لوٹ کر سارا لاشہ بے ردا ہم کو کیا ہو کہ آئی ہوں تباہ
۸. نہیب غارت پر نہیں کی اشد قیامت کفایا حرم خطا	۸. باندھا اک رسی میں ہم کو یا رسول دوا ہو کہ آئی ہوں تباہ
۹. ترک و یلم کے اسیر کی طرح مصطفیٰ باندھ کر اہل جنا	۹. لے گئی میں کو پیش زید و سیاہ ہو کہ آئی ہوں تباہ
۱۰. روزہ ختم رسل پر اک قیامت تھی بپا ایا عرش خدا	۱۰. کہتی تھی صمصام جب در دہشت مرضی ہو کہ آئی ہوں تباہ

- | | | | |
|----|---------------------------------------|----|--|
| ۱ | نہر نہر قبا سے ہائے پیغمبر ہوئے شہید | ۱ | تنخ جناح ساقی کو تر ہوئے شہید |
| ۲ | جور بندوسی قاضی زہرا گزر گئیں | ۲ | جدہ کے ہاتھ زہر سے شہید ہوئے شہید |
| ۳ | کرب و بلا میں ظلم و جفا کے یزید سے | ۳ | پیر و جوان و طفل بہتر ہوئے شہید |
| ۴ | حارث کے ہاتھ ہائے کنار فرست پر | ۴ | دو نور عین مسلم بے پردہ ہوئے شہید |
| ۵ | اصحاب باوقار تھے جتنے حسین کے | ۵ | ظلم و ستم ساری دلاور ہوئے شہید |
| ۶ | ہر دو جناب ثانی زہرا کے گلزار | ۶ | رزا کر مثال حیدر و جعفر ہوئے شہید |
| ۷ | عباس ذوقار لب نہر بہر آب | ۷ | دریائے غوں میں اپنی نہا کر ہوئے شہید |
| ۸ | جسم سنان کا وار ہو جگر کے پار | ۸ | گہوڑی سے گر کے حضرت اکبر ہوئے شہید |
| ۹ | تیرے شعبہ بن کاہل سے مائی ہائے | ۹ | بابا کی گود میں علی اصغر ہوئے شہید |
| ۱۰ | باقی رہا نہ جب کوئی حضرت کا جان ثنا | ۱۰ | شمر لعین کی تیغ سے سرور ہوئے شہید |
| ۱۱ | عابد نے پایا چین نہ باقر نے مائی ہائے | ۱۱ | منصور کی جفاؤں سے جعفر ہوئے شہید |
| ۱۲ | سچے ہی امام موسی کاظم بہ زہر کیس | ۱۲ | ہاروں کی قید ظلم میں رہ کر ہوئے شہید |
| ۱۳ | افسوس بر غریب و مظلوم حجتی رضا | ۱۳ | شرب سے ماموٹوس میں جا کر ہوئے شہید |
| ۱۴ | مولا تقی امام نقی اور عسکری | ۱۴ | کس منہ سے یہ کہوں کہ یہ کیونکر ہوئے شہید |
| ۱۵ | حمصام گہر رسول کا برباد ہو گیا | ۱۵ | گیارہ امام اپنے برابر ہوئے شہید |



حیدری ختیری مع سالنامہ بالتصویر ۱۳۵۱ھ

الحمد لله رب العالمین

اس کی ترتیب و تدوین میں پیروان
 رکھا گیا ہے۔ ہر تاریخ کے متقابل طلوع و غروب نیکٹ بدایام۔ ہر کام کے لئے تحت الشعاع قمر
 و عقرب تاریخ اسلام و سیرت ائمہ کرام کے واقعات مشہورہ بقید سند و تاریخ اعمال ماثورہ سکاریاں
 تعطیلات تحویل سیارگان۔ مذکور ہیں۔ نوروز مع شمرہ سال۔ کسوف و خسوف و کاریان بارش مع آثار
 کی تفصیل اور ہر ماہ کے آثار نہایت تحقیق و تدقیق سے لکھے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سی روز
 مرہ کے مفید و کارآمد معلومات اور تاریخی واقعات درج ہیں جنکی تفصیل حسب ذیل ہے۔
 (۱) قوامی ڈالخانہ جات (۲) قواعد ریلوے مع بیم بیل (۳) حالات شاہزادگان و الا نشان
 و ام آقبالہم (۴) جدول اوقات گھڑی مطابق گھنٹہ (۵) حالات عالیجناب سلا جنتک بہادر
 و ام آقبالہ (۶) حالات عالیجناب سید الاسلام مولوی سید نبیہ حسن صاحب (۷) فہرست سوج گرمین
 و جانڈ گرمین من ابتدا سے ۱۳۵۰ء لغتہ ۱۳۵۱ء (۸) حالات سید العلماء آقا سید ابراہیم شریفی
 و ام ظلمہ (۹) حالات عالیجناب حکیم میرزا دعلی صاحب رعد (۱۰) نصاب مفیدہ و اخلاقی اقوال
 (۱۱) علمی واقعات (۱۲) نقصانات ظروف الیمونیم (۱۳) واقعات عالم (۱۴) تاریخی واقعات (۱۵)
 تاریخی معلومات (۱۶) عجیب واقعات و دلچسپ معلومات و اعداد و شمار (۱۷) طبی مضامین و تجرب
 فنیہ جات (۱۸) صنعت و حرفت (۱۹) مصری فالنامہ و دیگر فالنامہ (۲۰) تعویذات (۲۱)
 لطائف (۲۲) ادبی اشعار (۲۳) تاریخی نام (۲۴) سلام جناب محمد صام (۲۵) استہارات۔ اس
 ختیری میں (۱۶) تصاویر ملک ہمارے سرکار ظہر اللہ ملک و سلطنت اور شاہزادگان و الا نشان و ام
 آقبالہما اور عالیجناب سلا جنتک بہادر و ام آقبالہ او علماء و اعلام و شعراء کرام وغیرہ کے درج ہیں
 بہر حال یہ ایک سالنامہ ہے جو کتب خانہ حیدری سے شائع ہوتا ہے حجم ۷۳ صفحات سائز ۶x۴
 ان سبتویوں قیمت صرف کاغذ چکنا کاغذ کبرہم المشرقیہ کتب خانہ و مطبع حیدری چتر بازار
 حیدر آباد دکن

اس کتاب کے بارے میں جو معلومات چاہیں ان کے لئے اس کتاب کا مطالعہ کرنا ضروری ہے۔





